UNIT 09

Freedom (آزادی)

Langston Hughes (1902-1967)

نظم کا تعارف

نظم آزادی جس کا شاعر لینگسٹن ہیوز ہے انصاف اور مساوات کا جذباتی اور فوری مطالبہ کرتی ہے۔ یہ نظم آزادی کو کوئی دور کا خواب یا مستقبل کی امید نہیں بلکہ موجودہ وقت کی ضرورت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ہیوز ان لوگوں پر تنقید کرتے ہیں جو اقلیتوں سے کہتے ہیں کہ وہ "انتظار کریں"، کیوں کہ ایسا کہنا دراصل ظلم کو جاری رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شاعر سادہ لیکن مؤثر استعارے استعمال کرتا ہے، جیسے کہ آزادی کو ایک "مضبوط بیج" قرار دینا جو "شدید ضرورت" کی زمین میں بویا گیا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ آزادی کی خواہش کس قدر گہری ہے۔ نظم کا لہجہ پُراعتماد اور دوٹوک ہے، جو جھوٹے وعدوں اور نمائشی آزادی کو مسترد کرتا ہے۔ ہیوز کا اسلوب براہِ راست اور موسیقیت سے بھرپور ہے، جو قاری کو معاشرتی منافقت کا سامنا کرنے پر مجبور کرتا ہے ایسا معاشرہ جو جمہوریت کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن سب کو مساوی حقوق نہیں دیتا ہے۔ یہ نظم صرف سیاسی نہیں، بل کہ ذاتی اعلان بھی ہے جب ہیوز کہتے ہیں "میں بھی یہاں رہتا ہوں" تو وہ اپنے وجود اور حق شراکت کا اعلان کرتے ہیں اور مکمل شناخت اور عزت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

Summary (خلاصہ)

"Freedom" by Langston Hughes is a passionate and urgent call for immediate justice and equality. Rather than treating freedom as a distant dream or something to be hoped for in the future, The poem demands it now-in the present moment. Hughes criticizes those who ask marginalized people to "wait" for their rights, implying that delay is a tool of continued oppression. Hughes uses simple yet powerful imagery, such as freedom being a "strong seed" planted in a place of "great need," to express how deeply rooted the desire for liberty is among the oppressed. The poem tone is assertive and firm, rejecting false promises and symbolic freedom. Through his direct and rhythmic style, Hughes challenges readers to confront the hypocrisy of a society that claims to be democratic yet denies equal rights to all. This poem is not just a political statement-it is a personal one. Hughes affirms his presence and identity by saying, "I live here too." In doing so, he demands full participation and recognition in the social and political life of the nation.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" انصاف اور مساوات کا ایک جذباتی اور فوری مطالبہ ہے۔ یہ نظم آزادی کو کوئی دور کا خواب یا مستقبل کی امید نہیں بل کہ موجودہ وقت کی ضرورت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ہیوز ان لوگوں پر تنقید کرتے ہیں جو اقلیتوں سے کہتے ہیں کہ وہ "انتظار کریں"، کیوں کہ ایسا کہنا دراصل ظلم کو جاری رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہیوز سادہ لیکن مؤثر استعارے استعمال کرتا ہے، جیسے کہ آزادی کو ایک "مضبوط بیج" قرار دینا جو "شدید ضرورت" کی زمین میں بویا گیا ہے یہ دکھاتے ہیں کہ آزادی کی خواہش مظلوم کے درمیان کس قدر گہری ہے۔ نظم کا لہجہ پُراعتماد اور دوٹوک ہے، جو جھوٹے وعدوں اور نمائشی آزادی کو مسترد کرتا ہے۔ ہیوز کا اسلوب براہِ راست اور موسیقیت سے بھرپور ہے، جو قاری کو معاشرتی منافقت کا سامنا کرنے پر مجبور کرتا ہے ایک ایسا معاشرہ جو جمہوریت کا دعویٰ تو کرتا ہے، لیکن سب کو مساوی حقوق نہیں دیتا ہے۔ یہ نظم صرف سیاسی نہیں، بل کہ ذاتی اعلان بھی ہے۔ ہیوز اپنے وجود اور شناخت کی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے "وہ بھی یہاں رہتا ہے"، اس طرح وہ قوم کی سماجی اور سیاسی زندگی میں اپنے وجود اور حق شراکت کا اعلان کرتے ہیں۔

Pre-reading (قبل از مطالعہ)

- **Look at the title of the poem Freedom. What do you think this poem will be about?**
  نظم کے عنوان "آزادی" کو دیکھیں۔ آپ کے خیال میں یہ نظم کس بارے میں ہوگی؟

Ans. It will likely address the African American fight for liberation exposing the gap between America's promises of equality and reality of oppression. It may blend defiance and hope questioning what true freedom means for marginalized people.

یہ غالباً افریقی امریکیوں کی آزادی کی جدوجہد پر مرکوز ہوگی، جس میں امریکہ کے مساوات کے وعدوں اور مظلومیت کی حقیقت کے درمیان فرق کو اجاگر کیا گیا ہوگا۔
یہ نظم احتجاج اور امید کا امتزاج پیش کرتے ہوئے معاشرتی طور پر پسے ہوئے لوگوں کے لیے حقیقی آزادی کے مفہوم پر سوال اٹھا سکتی ہے۔

stepacademyofficial.com

- **Is it about personal freedom, social freedom, or something else?**

کیا نظم ذاتی آزادی، سماجی آزادی، یا کسی اور چیز کے بارے میں ہے؟

Ans. The poem "Freedom" by Langston Hughes is primarily about social freedom, though it also touches on personal freedom. Hughes speaks on behalf of oppressed people who are denied equal rights and dignity in society. He challenges the idea of waiting for justice and demands immediate freedom and equality. The poem reflects the struggle of African Americans for civil rights, making it a powerful call for social change and inclusion. At the same time, it reflects a deep personal yearning for recognition, respect, and the right to live freely.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" بنیادی طور پر سماجی آزادی کے بارے میں ہے، اگرچہ اس میں ذاتی آزادی کا پہلو بھی شامل ہے۔ ہیوز مظلوم افراد کی نمائندگی کرتے ہوئے اُن کے حقوق کی بات کرتے ہیں جو انھیں معاشرے میں نہیں مل رہے۔ وہ انصاف کے لیے انتظار کے نظریے کو للکارتے ہیں اور فوری آزادی اور برابری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نظم سیاہ فام امریکیوں کی شہری حقوق کے لیے جدوجہد کی عکاسی کرتی ہے، اور ایک مضبوط سماجی تبدیلی کا پیغام دیتی ہے۔ ساتھ ہی یہ نظم ایک فرد کی طرف سے پہچان، عزت اور آزادی سے جینے کی خواہش کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

- **Do you think the poet will be happy, sad, or frustrated? Why?**

آپ کے خیال میں کیا شاعر خوش، اُداس یا مایوس ہوگا؟ کیوں؟

Ans. In the poem Freedom, the poet, Langston Hughes, seems to be frustrated rather than happy or sad. He expresses strong dissatisfaction with being told to "wait" for freedom and equality. His tone shows impatience with false promises and delayed justice. The urgency in his words reveals his frustration with a society that speaks of freedom but denies it in reality. Through this frustration, Hughes calls for immediate change, making the poem a powerful protest against oppression and inequality.

نظم آزادی میں شاعر، لینگسٹن ہیوز، مایوس یا اداس نہیں بل کہ ناراض دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اس بات پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں کہ آزادی اور مساوات کے لیے ہمیشہ "انتظار" کرنے کو کہا جاتا ہے۔ ان کا لہجہ جھوٹے وعدوں اور تاخیر سے ہونے والے انصاف پر بے صبری اور ناپسندیدگی ظاہر کرتا ہے۔ الفاظ کی شدت اس معاشرتی نظام سے ان کی پریشانی ظاہر کرتی ہے جو آزادی کی بات تو کرتا ہے، مگر حقیقت میں اسے روکتا ہے۔ اس پریشانی کے ذریعے ہیوز فوری تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے جس سے پوری نظم ظلم اور ناانصافی کے خلاف ایک احتجاج بن جاتی ہے۔

About the Poet

شاعر کے بارے میں

James Mercer Langston Hughes (1902-1967) was an influential American poet, social activist, novelist, playwright, and columnist. He was a leading figure of the Harlem Renaissance, a cultural movement in the 1920s that celebrated African American culture. Hughes often wrote about the struggles, desires, and aspirations of Black Americans, emphasising themes such as racial identity, injustice, and the quest for freedom. His works express a powerful sense of dignity, pride, and hope in the face of adversity.

جیمز مرسر لینگسٹن ہیوز (1967-1902) ایک باا‌ثر امریکی شاعر، سماجی کارکن، ناول نگار، ڈرامہ نگار، اور کالم نگار تھے۔ وہ 1920 کی دہائی میں ہونے والی ثقافتی تحریک ہارلم رینیسانس کے نمایاں رہنما تھے، جس نے افریقی نژاد امریکی ثقافت کا جشن منایا۔ ہیوز اکثر سیاہ فام امریکیوں کی جدوجہد، خواہشات اور امیدوں پر لکھتے تھے، اور ان کے موضوعات میں نسلی شناخت، ناانصافی، اور آزادی کی تلاش شامل ہوتی تھی۔ ان کے کاموں میں عزتِ نفس، فخر، اور مشکلات کے باوجود امید کا ایک طاقت ور احساس جھلکتا ہے۔

Reference to the Context

Reference: These lines have been taken from the poem "Freedom" written by Langston Hughes.

یہ سطور لینگسٹن ہیوز کی لکھی گئی نظم "آزادی" سے لی گئی ہیں۔

Context: Langston Hughes wrote Freedom during a time when African Americans faced racial injustice and inequality in the United States. The poem reflects his frustration over delayed civil rights and the false promises of freedom. Hughes demands immediate justice and equality, rejecting the idea of waiting for change. His words represent the voice of the oppressed seeking dignity and recognition.

لینگسٹن ہیوز نے نظم "آزادی" اُس وقت لکھی جب امریکہ میں سیاہ فام افراد نسلی امتیاز اور ناانصافی کا شکار تھے۔ نظم ان کی آزادی کے جھوٹے وعدوں اور تاخیر پر مبنی انصاف پر مایوسی کو ظاہر کرتی ہے۔ ہیوز فوری انصاف اور مساوات کا مطالبہ کرتے ہیں اور تبدیلی کے انتظار کے نظریے کو رد کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ مظلوموں کی آواز ہیں جو عزت اور پہچان چاہتے ہیں۔

stepacademyofficial.com

Text with Translation & Explanation

Stanza: 01

Freedom will not come today, this year nor ever through **compromise** and **fear.**	یہ آزادی نہیں آئے گی آج، اس سال یا کبھی بھی سمجھوتے اور خوف کے ذریعے۔

Explanation: Freedom cannot be achieved today, this year, or at any time in the future if people continue to give in to fear or make compromises instead of standing up for their rights.

In these lines the poet asserts that true freedom cannot be attained through compromise or fear. He emphasizes that freedom is not something that will come today, this year, or ever if people continue to compromise their principles or live in fear.

Langston Hughes is expressing a strong belief that real freedom is not something that can be earned gradually by making deals, settling for less, or staying silent out of fear. He is challenging the idea that small compromises or quiet endurance will eventually lead to justice. The repeated use of time references, "today, this year, nor ever" stresses the long wait and frustration faced by those hoping for freedom through passive means. Hughes is warning that unless people stand firmly and speak out bravely, without fear, freedom will always remain out of reach. His message is that justice and liberty are not given as favours, they must be demanded and claimed with courage.

These lines serve as a powerful reminder that freedom is not granted through passive acceptance or fear-driven compromise. Instead, it demands active resistance and unwavering commitment to justice. The poet challenges readers to confront the uncomfortable truth that societal change requires courage and the refusal to settle for partial measures. His words resonate across time, urging each generation to pursue freedom with determination and integrity.

تشریح: آزادی نہ آج، نہ اس سال، اور نہ کبھی حاصل کی جا سکتی ہے اگر لوگ اپنے حقوق کے لیے ڈٹ کر کھڑے ہونے کے بجائے خوف اور سمجھوتے کا راستہ اپناتے رہیں۔ ان سطور میں شاعر واضح طور پر کہتا ہے کہ حقیقی آزادی سمجھوتے یا خوف کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔ وہ زور دیتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کرتے رہیں گے یا خوف میں جیتے رہیں گے تو آزادی نہ آج آئے گی، نہ اس سال، اور نہ کبھی۔

لینگسٹن ہیوز ایک پختہ یقین کا اظہار کرتے ہیں کہ اصل آزادی آہستہ آہستہ سودے بازی سے، کم پر راضی ہو کر یا خاموشی سے ظلم برداشت کرنے سے نہیں آتی ہے۔ وہ اس سوچ کو چیلنج کرتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے سمجھوتے یا خاموش برداشت آخر کار انصاف لے آئیں گے۔ وہ وقت کے بار بار ذکر "آج، اس سال، یا کبھی نہیں" سے ان لوگوں کے طویل انتظار اور مایوسی کو اجاگر کرتے ہیں جو پر امن طریقوں سے آزادی کی امید رکھتے ہیں۔ ہیوز خبردار کرتے ہیں کہ جب تک لوگ ڈٹ کر کھڑے نہیں ہوں گے اور بغیر خوف کے بولیں گے، آزادی کبھی حاصل نہیں ہوگی۔ ان کا پیغام یہ ہے کہ انصاف اور آزادی کسی کا احسان نہیں بل کہ ان کا جرأت سے مطالبہ اور دعویٰ کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ سطور موثر انداز میں یاد دلاتی ہیں کہ آزادی خوف یا سمجھوتوں سے نہیں ملتی ہے۔ بل کہ یہ انصاف کے لیے متحرک مزاحمت اور متزلزل لگن کا مطالبہ کرتی ہے۔ شاعر قارئین کو للکارتا ہے کہ انہیں ان مشکل سچائیوں کا مقابلہ کرنا چاہیے جو کہ معاشرتی تبدیلی کے لیے ہمت کا مطالبہ کرتی ہیں اور جزوی اقدامات پر سمجھوتے سے انکار کرتی ہیں۔ اس کے الفاظ زمانوں تک اثر رکھتے ہیں اور ہر نسل پر زور دیتے ہیں کہ وہ پر عزم اور دیانت داری سے آزادی کے لیے جدوجہد کریں۔

Stanza: 02

I have as much right as the other **fellow** has to stand on my two feet and own the land.	مجھے بھی اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا دوسرے شخص کو ہے کھڑا ہو سکوں میرا اپنے پاؤں پر اور اس سرزمین کا مالک بن سکوں۔

Explanation: In these lines, Langston Hughes boldly asserts his right to equality and independence.

stepacademyofficial.com

The speaker compares himself to "the other fellow," which refers to those in society who enjoy full rights and privileges-most likely the white majority or the upper classes. By stating, "I have as much right," the poet is rejecting the idea that freedom, ownership, and dignity are reserved for a particular group. The phrase "to stand on my two feet" is deeply symbolic. It doesn't just mean to physically stand,it represents self-reliance, personal agency, and dignity. It reflects the human desire to live without dependence, to make one's own decisions, and to be respected for it. This is a powerfull demand to be seen and treated as an equal member of society. The second phrase, "to own the land," points to the right to property, which in the American context is historically tied to power, citizenship, and identity. For many, particularly African Americans, land ownership was historically denied or taken away, reinforcing social and economic inequality. By claiming this right, Hughes is reclaiming the place in society that was unjustly denied to people like him. Together, the lines challenge societal structures that marginalize and devalue certain groups. Hughes isn't asking for charity or favours; he's demanding rights that should be inherent and equal for all human beings. The simplicity and directness of the language strengthen the emotional impact and make the message accessible to all readers.

تشریح: ان سطور میں، لینگسٹن ہیوز جرات مندی سے برابری اور خود مختاری کا حق بیان کرتے ہیں۔ مقرر خود کو ''دوسرے آدمی'' سے تشبیہ دیتا ہے، جو معاشرے میں مکمل حقوق اور مراعات سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو زیادہ تر سفید فام اکثریت یا اعلیٰ طبقات ہیں۔ ''مجھے بھی اتنا ہی حق حاصل ہے'' کہہ کر شاعر اس سوچ کو مسترد کرتا ہے کہ آزادی، ملکیت اور عزت صرف ایک خاص طبقے کے لیے مخصوص ہے۔ الفاظ ''اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہونا'' ایک گہری علامت رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب صرف جسمانی طور پر کھڑا ہونا نہیں، بل کہ خود انحصاری، ذاتی اختیار، اور وقار ہے۔ یہ اس انسانی خواہش کو ظاہر کرتے ہیں کہ انسان بغیر کسی پر انحصار کیے، اپنے فیصلے خود کرے، اور عزت و احترام کا حقدار ہو۔ یہ ایک مضبوط مطالبہ ہے کہ اسے معاشرے کا مساوی فرد سمجھا جائے اور ویسا ہی سلوک کیا جائے۔ ''زمین کی ملکیت'' کا مطالبہ جائیداد کے حق کو ظاہر کرتی ہے، جو امریکی تناظر میں طاقت، شہریت، اور شناخت سے جڑی ہوئی ہے۔ بہت سے افراد، خاص طور پر افریقی نژاد امریکیوں کے لیے، زمین کی ملکیت تاریخی طور پر یا تو روکی گئی یا چھین لی گئی، جس سے معاشرتی و معاشی ناانصافی کو تقویت ملی۔ اس حق کا مطالبہ کر کے ہیوز وہ مقام دوبارہ حاصل کر رہے ہیں جو ان جیسے لوگوں سے ناجائز طور پر چھین لیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر یہ سطور معاشرتی ڈھانچوں کو للکارتے ہیں جو کچھ گروہوں کو نظرانداز یا کم تر سمجھتے ہیں۔ ہیوز خیرات یا رعایات کا مطالبہ نہیں کر رہے، بل کہ وہ حقوق مانگ رہے ہیں جو ہر انسان کو برابر طور پر حاصل ہونے چاہئیں۔ سادہ اور براہ راست زبان جذباتی اثر کو مزید طاقتور بناتی ہے اور پیغام کو ہر قاری تک پہنچاتی ہے۔

Stanza: 03

I tire so of hearing people say,	میں تھک چکا ہوں لوگوں کو یہ کہتے سنتے،
let things take their **course.**	کہ چیزوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔
Tomorrow is another day.	کل کا دن ایک نیا دن ہے۔
I do not need my freedom when I'm dead.	مجھے مرنے کے بعد آزادی کی ضرورت نہیں ہے۔
I cannot live on tomorrow's **bread.**	میں کل کی روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا ہوں۔

Explanation: The speaker expresses frustration with people who advise patience, saying things will improve on their own with time. He rejects the idea of waiting for change in some distant future. Freedom must be experienced now not after death and basic needs like food and liberty cannot be postponed. In these lines, Langston Hughes powerfully rejects the idea of passively waiting for justice or freedom. The poet is weary of hearing people say "let things take their course," a common expression used to discourage urgency or protest. It suggests that time will solve everything. He challenges this mindset by declaring that waiting is not an option when basic human dignity is at stake. The line "I do not need my freedom when I'm dead" is stark and direct it implies that justice delayed is justice denied. Freedom has no meaning for the dead; it must be realized in life. Similarly, "I cannot live on tomorrow's bread" emphasizes that promises of a better future mean little if one's needs are unmet today. Bread, symbolizing sustenance and survival, is not something that can be postponed. These lines use strong imagery and repetition to express frustration, urgency, and the necessity of immediate action. The poet critiques the complacency of those who advise patience while ignoring real suffering. The poem tone is

stepacademyofficial.com

passionate, critical, and demanding. The poet confronts a key social and political issue: the danger of apathy and the illusion of future solutions. By criticizing the habit of postponing justice, he exposes how inaction harms the oppressed. The poem uses plain but powerful language to engage readers emotionally and morally. He demands accountability and insists that real change must happen in the present not in a vague tomorrow. His message remains deeply relevant in any struggle for civil or human rights.

تشریح: مقرران لوگوں سے اپنی مایوسی کا اظہار کرتا ہے جو صبر کا مشورہ دیتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ وقت کے ساتھ سب کچھ خود بخود بہتر ہو جائے گا۔ وہ اس سوچ کو رد کرتا ہے کہ تبدیلی کا انتظار کسی دور مستقبل تک کیا جائے۔ آزادی ابھی حاصل ہونی چاہیے مرنے کے بعد نہیں اور زندگی کی بنیادی ضروریات جیسے خوراک اور آزادی کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔ ان سطور میں، لینگسٹن ہیوز زوردار طریقے سے اس خیال کو رد کرتے ہیں کہ انصاف یا آزادی کے لیے خاموشی سے انتظار کیا جائے۔ شاعر اس بات سے تھک چکا ہے کہ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں ''معاملات کو خود ہی سنبھلنے دو''، جو ایک عام فقرہ ہے جو احتجاج یا فوری اقدام کی حوصلہ شکنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ تجویز کرتا ہے کہ وقت خود سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔ وہ اس سوچ کو یہ اعلان کرتے ہوئے للکارتے ہیں کہ جب انسانی عزت داؤ پر لگی ہو تو انتظار کوئی حل نہیں ہے۔ شعر ''مجھے اپنی آزادی مرنے کے بعد نہیں چاہیے'' بہت سخت اور براہ راست ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو انصاف مؤخر کیا جائے، وہ در اصل انکار کے مترادف ہے۔ مردہ انسان کے لیے آزادی کی کوئی اہمیت نہیں؛ اسے زندگی میں حاصل ہونا چاہیے۔ اسی طرح، ''میں کل کی روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا'' اس بات پر زور دیتا ہے کہ بہتر مستقبل کے وعدے بے معنی ہیں اگر آج کی ضروریات پوری نہ ہوں۔ یہاں روٹی زندگی اور بقا کی علامت ہے، جسے مؤخر نہیں کیا جا سکتا ہے۔

یہ اشعار مضبوط تصویر کشی اور تکرار کے ذریعے مایوسی، ہنگامی کیفیت، اور فوری اقدام کی ضرورت کو بیان کرتے ہیں۔ شاعر ان لوگوں کی بے حسی پر تنقید کرتا ہے جو صبر کا مشورہ دے کر حقیقی تکلیف کو نظر انداز کرتے ہیں۔ لہجہ پر جوش، تنقیدی اور مطالبہ کرنے والا ہے۔

شاعر ایک اہم سماجی اور سیاسی مسئلے، بے حسی کے خطرے اور مستقبل کے وعدوں کے دھوکے کو سامنے لاتے ہیں۔ وہ انصاف کو مؤخر کرنے کی عادت پر تنقید کرتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ یہ رویہ محروم طبقے کو کیسے نقصان پہنچاتا ہے۔ نظم سادہ لیکن اثر انگیز زبان استعمال کرتی ہے تاکہ قاری کو جذباتی اور اخلاقی طور پر جھنجھوڑا جا سکے۔ ہیوز جواب دہی کا مطالبہ کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ حقیقی تبدیلی ابھی ہونی چاہیے کسی غیر واضح کل میں نہیں۔ ان کا پیغام ہر قسم کی شہری یا انسانی حقوق کی جدوجہد میں آج بھی مکمل طور پر قابلِ اطلاق ہے۔

Stanza: 04

Freedom Is a strong seed planted in a great need.	آزادی ایک طاقتور بیج ہے جو بویا گیا ہے شدید ضرورت میں۔

Explanation: In these lines, Langston Hughes uses a metaphor to describe freedom as a "strong seed." A seed symbolizes potential, growth, and future promise. By calling freedom a "strong seed," he emphasizes its inherent power and the ability to grow into something enduring and meaningful. The phrase "planted in a great need" suggests that the desire for freedom arises from a place of deep struggle, suffering, or deprivation. Just like a seed needs the right conditions to grow, freedom is born and nurtured from the urgent need for justice and dignity. This metaphor highlights the resilience of oppressed people and the natural, almost inevitable, emergence of freedom from hardship. These lines showcase Hughes's poetic strength in expressing complex social truths through simple but rich imagery. The metaphor of a seed presents freedom as something alive, organic, and inevitable especially when planted in the fertile ground of injustice. The poem subtly conveys that the fight for freedom is not only natural but also unstoppable, driven by real human need. It reflects Hughes belief in hope, resistance, and the enduring strength of those who demand their rights.

تشریح: ان اشعار میں، لینگسٹن ہیوز آزادی کو ''ایک مضبوط بیج'' کے استعارے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بیج علامتی طور پر امکانات، ترقی اور مستقبل کی امید کو ظاہر کرتا ہے۔ جب وہ آزادی کو ''مضبوط بیج'' کہتے ہیں، تو وہ اس کی فطری طاقت اور دیرپا اور بامعنی شے میں تبدیل ہونے کی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ الفاظ ''شدید ضرورت میں بویا گیا'' یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آزادی کی خواہش کسی گہری جدوجہد، تکلیف یا محرومی سے جنم لیتی ہے۔ جیسے بیج کو اگنے کے لیے موزوں حالات درکار ہوتے ہیں، ویسے ہی آزادی بھی عدل اور عزت نفس کی فوری ضرورت سے پیدا ہو کر پروان چڑھتی ہے۔ یہ استعارہ مظلوم لوگوں کی استقامت اور مشکلات سے آزادی کے قدرتی اور تقریباً ناگزیر جنم کو ظاہر کرتا ہے۔

stepacademyofficial.com

یہ سطور ہیوز کی شاعرانہ مہارت کو نمایاں کرتی ہیں، جہاں وہ سادہ مگر گہری تصویر کشی کے ذریعے پیچیدہ سماجی سچائیوں کو بیان کرتے ہیں۔ بیج کا استعارہ آزادی کو ایک زندہ، فطری اور ناگزیر شے کے طور پر پیش کرتا ہے خصوصاً جب وہ ناانصافی کی زرخیز زمین میں بویا جائے۔ نظم خاموشی سے یہ پیغام دیتی ہے کہ آزادی کی جدوجہد نہ صرف فطری ہے بل کہ ناقابلِ رکاوٹ بھی ہے، کیوں کہ یہ انسانی ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اشعار ہیوز کی امید، مزاحمت اور ان لوگوں کی پائیدار طاقت پر یقین کی عکاسی کرتے ہیں جو اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔

Stanza: 05

I live here, too. I want my freedom just as you.	میں بھی یہاں رہتا ہوں۔ مجھے بھی اپنی آزادی چاہیے جیسے تمھیں چاہیے۔

Explanation: These lines reflect a strong and simple demand for equality. The poet declares that he is a part of the same society and have the same right to freedom. Saying "I live here, too" shows that the poet is often ignored or treated as less important, even though he is equally a citizen. The line "I want my freedom just as you" expresses a desire for the same human rights that others enjoy without struggle. It highlights the unfairness in how some people are treated differently because of their race, background, or status. Langston Hughes uses direct and plain words to show how natural and justified this demand is. He skillfully uses plain language to express a powerful political and social idea. These lines challenge exclusion, racism, and inequality. By placing "I" alongside "you," Hughes shows the false divide created by society between races or classes. The repetition of "I" adds a personal tone, making the demand for equality more emotional and urgent. His use of minimalistic language makes the message accessible and impactful. The poem remains relevant as it speaks for all marginalized voices still struggling to be heard.

تشریح: یہ سطور برابری کے ایک مضبوط اور سادہ مطالبے کی عکاسی کرتی ہیں۔ شاعر اعلان کرتا ہے کہ وہ بھی اسی معاشرے کا حصہ ہے اور اسے بھی آزادی کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا دوسروں کو ہے۔ ''میں بھی یہاں رہتا ہوں'' کہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاعر کو اکثر نظر انداز کیا گیا یا کم اہم سمجھا گیا، حالانکہ وہ بھی برابر کا شہری ہے۔ یہ سطر ''مجھے بھی آزادی چاہیے جیسے تمھیں چاہیے'' یہ خواہش ظاہر کرتی ہے کہ وہ بھی وہی انسانی حقوق چاہتا ہے جو دوسرے بغیر کسی جدوجہد کے حاصل کرتے ہیں۔ یہ اس ناانصافی کو اجاگر کرتا ہے کہ کچھ لوگوں کو ان کی نسل، پس منظر یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر مختلف سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لینگسٹن ہیوز نے سادہ اور براہِ راست زبان استعمال کر کے یہ دکھایا ہے کہ یہ مطالبہ کتنا فطری اور جائز ہے۔ انھوں نے بڑی مہارت سے سادہ زبان کا استعمال کرتے ہوئے ایک طاقتور سیاسی اور سماجی خیال کو بیان کیا ہے۔ یہ سطور محرومی، نسل پرستی اور عدم مساوات کو چیلنج کرتی ہیں۔ ''میں'' اور ''تم'' کو ایک ساتھ رکھ کر ہیوز اس جھوٹے فرق کو ظاہر کرتے ہیں جو معاشرہ نسلوں یا طبقوں کے درمیان پیدا کرتا ہے۔ ''میں'' کا بار بار استعمال نظم کو ذاتی اور جذباتی رنگ دیتا ہے، جو برابری کے مطالبے کو زیادہ مؤثر اور فوری بناتا ہے۔ شاعری کم سے کم الفاظ میں گہری بات کہنا اس پیغام کو عام فہم اور مؤثر بناتا ہے۔ یہ نظم آج بھی ان تمام محروم لوگوں کی آواز ہے جو اب بھی سنی جانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

Synonyms

Words	Pronunciation	Meanings	Synonyms
freedom	فریڈم	آزادی	liberty, independence, autonomy, self-determination, emancipation
right	رائٹ	حق	entitlement, claim, privilege, authority, justice, license
fear	فیئر	خوف	anxiety, terror, dread, apprehension, panic, horror, worry
compromise	کمپرومائز	سمجھوتہ	agreement, settlement, concession, bargain, trade-off, understanding, pact
dead	ڈیڈ	مردہ	deceased, lifeless, expired, gone, departed, passed away, inanimate
stand	سٹینڈ	سامنا کرنا، برداشت کرنا، کھڑا ہونا	rise, uphold, endure, resist, withstand, bear, tolerate

stepacademyofficial.com

land	لینڈ	زمین، وطن	earth, ground, territory, area, plot, region, soil
strong	سٹرانگ	مضبوط	powerful, sturdy, vigorous, resilient, tough, mighty, durable
need	نیڈ	ضرورت	requirement, necessity, demand, want, urgency, desire, essential
course	کورس	راستہ	path, route, direction, progression, flow, track, journey
tire	ٹائر	تھک جانا	exhausted, fatigue, weary, deplete, enervate, burn out, wear out

Literary Device

ادبی اصطلاحات

Metaphor: Hughes compares freedom to a strong seed, symbolising growth, and contrasts it with "tomorrow's bread," highlighting that freedom cannot be delayed.

استعارہ: ہیوز نے آزادی کو ایک مضبوط بیج سے تشبیہ دی ہے جو بڑھوتری کی علامت ہے اور اسے "کل کی روٹی" کے متضاد سے پیش کیا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا ہے۔

Enjambment: Continuous lines create sense of urgency, pushing the reader forward without pause.

تسلسل: مسلسل چلتی سطور ایک ہنگامی کیفیت پیدا کرتی ہیں جو قاری کو بلا توقف آگے بڑھنے پر مجبور کرتی ہیں۔

Alliteration: Repeated consonant sounds add rhythm and musicality, enhancing emotional impact.

صوتی تکرار: حروف صحیح کی تکرار لے اور موسیقیت پیدا کرتی ہے جو جذباتی اثر کو بڑھاتی ہے۔

Repetition: The frequent use of "freedom" emphasises its importance and the speaker's strong desire for it.

تکرار: لفظ "آزادی" کا بار بار استعمال اس کی اہمیت اور مقرر کی شدید خواہش کو اجاگر کرتا ہے۔

Imagery: Vivid images make freedom more tangible, helping readers visualise the need for autonomy.

تصویر کشی: واضح تصاویر آزادی کو زیادہ محسوس کی جانے والی چیز بنا دیتی ہیں جس سے قارئین کو خود مختاری (آزادی) کی ضرورت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

Contrast: The speaker's active pursuit of freedom opposes the passive attitudes of others, stressing urgency.

تضاد: مقرر کی آزادی کے لیے سرگرم جدوجہد دوسروں کے غیر فعال رویے کے برعکس ہے جو آزادی کے مطالبے کی ہنگامی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے۔

Structure of the Poem (نظم کی ساخت)

'Freedom' by Langston Hughes is a five-stanza poem that is separated into uneven sets of lines. The first and fourth stanzas have four lines (making them quatrains), the second and third have five (they're quintains) and the final stanza has only three lines (making it a tercet). The poem is written in free-verse but there are some examples of rhyme within it. For instance, "fear" and "year" in stanza one and "stand" and "land" in stanza two. These rhymes are used to emphasize certain lines and make sure the reader is paying close attention to how the lines work together. The Irregular Line Alignment in the poem (with lines staggered or indented in places) reflects a visual manifestation of the poem's theme of struggle. This structure can represent the irregular, uneven path towards achieving freedom. It may also create a sense of disruption or tension, echoing the disjointed and often difficult process of gaining social, political, and personal liberty.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" پانچ بندوں پر مشتمل ہے، جن میں سطور کی تعداد غیر مساوی ہے۔ پہلا اور چوتھا بند چار چار اشعار پر مشتمل ہے (جنھیں چار سطری بند کہا جاتا ہے)، دوسرا اور تیسرا بند پانچ اشعار پر مشتمل ہیں (انہیں پانچ سطری بند کہا جاتا ہے)، اور آخری بند صرف تین اشعار پر مشتمل ہے (جسے تین سطری بند کہتے ہیں)۔ یہ نظم آزاد طرز میں لکھی گئی ہے، لیکن اس میں قافیہ کی چند مثالیں بھی شامل ہیں۔ مثال کے طور، پہلے بند میں "year" اور "fear" اور دوسرے بند میں "land" اور "stand" جیسے الفاظ قافیہ بناتے ہیں۔ یہ قافیے مخصوص اشعار کو نمایاں کرنے اور قاری کی توجہ مرکوز کروانے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں تا کہ وہ نظم کی ساخت اور پیغام پر توجہ دیں۔ نظم کی غیر متوازن سطر بندی (جہاں اشعار آگے پیچھے یا مختلف انداز) سے لکھے گئے ہیں، دراصل جدوجہد کے موضوع کو ظاہری شکل دیتی ہے۔ یہ ساخت آزادی حاصل کرنے کے ناہموار اور دشوار گزار راستے کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ بے ترتیبی نظم میں کشیدگی اور خلل کا احساس بھی پیدا کرتی ہے، جو سماجی، سیاسی اور ذاتی آزادی کے حصول کے مشکل عمل کی عکاسی ہے۔

stepacademyofficial.com

Theme (مرکزی خیال)

The central theme of Freedom is the urgent, unwavering demand for immediate freedom and equality. Langston Hughes emphasises that freedom cannot be achieved through passivity, compromise, or deferred promises. The poem reflects the frustration of those denied their rights and highlights the need for active resistance against injustice. It also explores the idea of universal equality, asserting that freedom is a fundamental right for all, not something to be postponed or earned over time.

نظم آزادی کا مرکزی موضوع فوری آزادی اور مساوات کے لیے ایک پُرزور، غیر متزلزل مطالبہ ہے۔ لینگسٹن ہیوز اس بات پر زور دیتے ہیں کہ آزادی خاموشی، سمجھوتے یا مؤخر شدہ وعدوں کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔ یہ نظم ان افراد کی مایوسی کو ظاہر کرتی ہے جنھیں ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا اور یہ ناانصافی کے خلاف متحرک مزاحمت کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ نظم عالمی مساوات کے خیال کو بھی دریافت کرتی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ آزادی سب کے لیے ایک بنیادی حق ہے نہ کہ کوئی ایسی چیز جسے مؤخر کیا جائے یا وقت کے ساتھ حاصل کیا جائے۔

Glossary (فرہنگ):

Words	Meanings
bread (روٹی)	a type of food made from flour, water and usually yeast mixed together and baked (old-fashioned, slang) money آٹے، پانی اور عام طور پر خمیر سے تیار ہونے والی خوراک جو تیار کی جاتی ہے (پرانا، غیر رسمی) پیسہ
compromise (سمجھوتا)	an agreement made between two people or groups in which each side gives up some of the things they want so that both sides are happy at the end دو افراد یا گروہوں کے درمیان ایسا معاہدہ جس میں دونوں طرف کچھ چیزوں سے دستبردار ہو کر خوشی سے اتفاق کر لیں
course (راستہ)	to move or flow quickly تیزی سے حرکت کرنا یا بہنا
fear (خوف)	the bad feeling that you have when you are in danger or when a particular thing frightens you وہ بُرا احساس جو خطرے یا خوف کی حالت میں پیدا ہوتا ہے
fellow (ساتھی)	used to describe somebody who is the same as you in some way, or in the same situation ایسا شخص جو کسی نہ کسی طور پر آپ جیسا ہو، یا آپ ہی کی حالت میں ہو
tire (تھک جانا)	to become tired and feel as if you want to sleep or rest; to make somebody feel this way تھکاوٹ محسوس کرنا یا سونا، آرام کرنا، کسی اور کو بھی ایسا محسوس کرانا

Reading and Critical Thinking مطالعہ اور تنقیدی سوچ

A. Answer the following questions: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیں۔

1. Whose perspective is the poem written from? How does this perspective influence the poem's message?

یہ نظم کس کے نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے؟ یہ نقطہ نظر نظم کے پیغام کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

Ans. The poem Freedom is written from the perspective of an oppressed individual who is denied basic rights. This perspective gives the poem a personal and emotional tone, highlighting the urgency of justice. The speaker speaks not just for himself but for all marginalized people who are tired of waiting for freedom. His voice challenges passive acceptance and demands immediate change. This personal viewpoint strengthens the poem's message that freedom is a right, not a privilege to be delayed.

نظم ایک ایسے مظلوم فرد کے نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے جسے بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہ نقطہ نظر نظم میں ذاتی اور جذباتی رنگ بھرتا ہے اور انصاف کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ شاعر صرف اپنی نہیں بل کہ تمام محروم لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو آزادی کے انتظار سے تنگ آ چکے ہیں۔ اس کی آواز خاموشی اور سمجھوتے کے رویے کو للکارتی ہے اور فوری تبدیلی کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ ذاتی انداز نظم کے پیغام کو مضبوط بناتا ہے کہ آزادی کوئی رعایت نہیں جسے مؤخر کیا جائے بل کہ ایک بنیادی حق ہے۔

stenacademyofficial.com

2. How does Langston Hughes criticise those who believe in gradual change for freedom?

لینگسٹن ہیوزاُن لوگوں پر کس طرح تنقید کرتے ہیں جو آزادی کے لیے تدریجی تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں؟

Ans. Langston Hughes criticizes those who believe in gradual change by rejecting the idea of waiting for freedom. He expresses frustration with phrases like "let things take their course" and "tomorrow is another day." These lines reflect his belief that delay only maintains injustice. Hughes insists that freedom must be claimed now, not after years of compromise or promises. His words convey urgency and challenge the passive attitudes of those who postpone justice.

لینگسٹن ہیوز آزادی کے انتظار کے خیال کی تردید کرتے ہوئے اُن لوگوں پر تنقید کرتے ہیں جو آزادی کے لیے تدریجی تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ ''معاملات کو خود چلنے دو'' ''اور کل نیا دن ہوگا'' جیسے جملوں پر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سطور اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ تاخیر دراصل ناانصافی کو برقرار رکھتی ہے۔ ہیوز اس بات پر زور دیتے ہیں کہ آزادی فوری ہونی چاہیے، نہ کہ سالوں بعد وعدوں یا سمجھوتوں کے ذریعے۔ ان کی نظم میں ایک ہنگامی پیغام ہے جو ان لوگوں کے غیر فعال رویے کو للکارتی ہے جو انصاف کو مؤخر کرتے ہیں۔

3. Why does the poet reject the idea of "tomorrow's bread"? شاعر ''کل کی روٹی'' کے خیال کو کیوں مسترد کرتا ہے؟

Ans. The poet rejects the idea of 'tomorrow's bread' because he believes that freedom cannot be delayed or postponed for the future. The metaphor of 'bread' represents the basic necessities of life, and Hughes emphasizes that people cannot survive on promises of a better future. He argues that waiting for freedom until "tomorrow" only keeps people in a state of suffering. For Hughes, freedom is something that must be claimed in the present, not something to be earned in the distant future. This urgency challenges the idea that freedom can be earned over time or through gradual change.

شاعر ''کل کی روٹی'' کے خیال کو اس لیے مسترد کرتا ہے کیوں کہ وہ مانتا ہے کہ آزادی کو مستقبل کے لیے مؤخر یا ملتوی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ''روٹی'' کا استعارہ زندگی کی بنیادی ضروریات کی نمائندگی کرتا ہے، اور ہیوز یہ زور دیتے ہیں کہ لوگ بہتر مستقبل کے وعدوں پر زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ آزادی کے لیے ''کل'' تک انتظار کرنا صرف لوگوں کو تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے۔ ہیوز کے لیے آزادی ایک ایسا حق ہے جسے ابھی حاصل کرنا چاہیے، نہ کہ کسی دور دراز کے مستقبل میں کمائی جانے والی چیز کی طرح یہ فوری ضرورت اس خیال کو للکارتی ہے کہ آزادی وقت کے ساتھ کمائی جا سکتی ہے یا تدریجی تبدیلی کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔

4. Do you agree with the poet's view that freedom should not be postponed? Why or why not? Support your answer with examples.

کیا آپ شاعر کے اس خیال سے متفق ہیں کہ آزادی کو مؤخر نہیں کیا جانا چاہیے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟ اپنے جواب کو مثالوں سے ثابت کریں۔

Ans. Yes, I agree with the poet's view that freedom should not be postponed. Freedom is a fundamental human right and cannot be delayed for any reason. Waiting for freedom means continuing to live in oppression and injustice. For example, the Civil Rights Movement in the United States fought against the delay of rights for African Americans, emphasizing that freedom and equality cannot be postponed. Similarly, many nations around the world have struggled against colonial rule, demanding immediate freedom rather than accepting gradual change. Freedom must be claimed now, not deferred for future generations.

جی ہاں، میں شاعر کے اس خیال سے متفق ہوں کہ آزادی کو مؤخر نہیں کیا جانا چاہیے۔ آزادی ایک بنیادی انسانی حق ہے اور اسے کسی وجہ سے بھی ملتوی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ آزادی کا انتظار کرنا یعنی ظلم و ناانصافی میں جینا ہے۔ مثال کے طور پر، امریکہ میں شہری حقوق کی تحریک نے افریقی امریکیوں کے حقوق کے لیے تاخیر کی مخالفت کی، اور اس بات پر زور دیا کہ آزادی اور مساوات کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، دنیا کے کئی ممالک نے نو آبادیاتی حکمرانی کے خلاف جدوجہد کی اور فوری آزادی کا مطالبہ کیا نہ کہ تدریجی تبدیلی کو تسلیم کیا۔ آزادی کو ابھی حاصل کیا جانا چاہیے، نہ کہ مستقبل کی نسلوں کے لیے مؤخر کیا جانا چاہیے۔

5. If you were in the poet's position, how would you express your demand for freedom? Write a short paragraph.

اگر آپ شاعر کی جگہ ہوتے، تو آپ آزادی کا مطالبہ کس طرح کرتے؟ ایک مختصر اقتباس لکھیں۔

Ans. If I were in the poet's position, I would express my demand for freedom with the same urgency and passion. I would speak out loudly, emphasizing that freedom is not a privilege but a basic right for all. I would not wait for tomorrow or compromise in any way. Just as the poet says, "I want my freedom just as you," I would make it clear that my desire for freedom is as strong and urgent as anyone else's. I would rally others to join the fight for justice, equality, and the immediate right to be free.

stepacademyofficial.com

اگر میں شاعر کی جگہ ہوتا تو میں آزادی کا مطالبہ اُسی شدت اور جوش کے ساتھ کرتا۔ میں بلند آواز میں کہتا کہ آزادی کوئی رعایتی حق نہیں بل کہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ میں کل کا انتظار نہ کرتا اور کسی بھی سمجھوتے کو قبول نہ کرتا۔ جیسے شاعر نے کہا ''میں اپنی آزادی چاہتا ہوں جیسے تم چاہتے ہو''، میں بھی یہ واضح کرتا کہ میری آزادی کی خواہش اتنی ہی مضبوط اور فوری ہے جتنی کسی اور کی۔ میں دوسرے لوگوں کو انصاف، مساوات اور آزادی کے فوری حق کے لیے جدوجہد میں شامل ہونے کی دعوت دیتا۔

6. In the first stanza, Hughes states that freedom will not come through "compromise and fear." Why do you think the poet uses these words specifically? What might this say about his opinion on the current political or social climate at the time the poem was written?

پہلے بند میں ہیوز کہتے ہیں کہ آزادی ''سمجھوتے اور خوف'' کے ذریعے نہیں آئے گی۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ شاعر نے یہ الفاظ خاص طور پر کیوں استعمال کیے؟ یہ نظم کے لکھے جانے کے وقت کے سیاسی اور سماجی ماحول کے بارے میں ان کی رائے کے بارے میں کیا کہہ سکتی ہے؟

Ans. The poet uses the words "compromise" and "fear" to emphasize that freedom cannot be achieved by making concessions or being afraid of standing up for what is right. "Compromise" suggests that people might accept less than what they deserve, and "fear" indicates the hesitation to act boldly in the face of injustice. These words highlight Hughes's belief that true freedom requires courage and the willingness to challenge the status quo, not to give in to oppressive systems. This perspective likely reflects the political and social climate of the time, during which racial segregation and inequality were rampant in America. Hughes was advocating for immediate action, rather than waiting for gradual or compromised solutions.

شاعر نے ''سمجھوتے'' اور ''خوف'' کے الفاظ اس لیے استعمال کیے تا کہ یہ واضح کیا جا سکے کہ آزادی کو سمجھوتے کرنے یا ظلم کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر کر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ''سمجھوتہ'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اپنے کم حقوق پر بھی راضی ہو سکتے ہیں اور ''خوف'' اس بات کی علامت ہے کہ وہ ناانصافی کے خلاف بولنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ یہ الفاظ ہیوز کے اس یقین کو اجاگر کرتے ہیں کہ سچی آزادی کے لیے ہمت اور موجودہ نظام کو چیلنج کرنے کی تیاری ضروری ہے، نہ کہ جبر کے نظام کے سامنے ہار ماننا۔ یہ نقطہ نظر اس وقت کے سیاسی اور سماجی ماحول کی عکاسی کرتا ہے، جب امریکہ میں نسلی تفریق اور عدم مساوات عام تھی۔ ہیوز فوری عمل کا مطالبہ کر رہے تھے، نہ کہ تدریجی یا سمجھوتے کے حل کے لیے انتظار کر رہے تھے۔

7. The poem includes several contrasts between the speaker's view on freedom and the more passive stance of others (e.g., "Let things take their course"). How does this contrast add to the power of the speaker's argument for immediate action?

نظم میں آزادی کے بارے میں مقرر کے نقطہ نظر اور دوسروں کے زیادہ غیر فعال رویے (مثلاً ''معاملات کو خود چلنے دو'') کے درمیان کئی تضادات شامل ہیں۔ یہ تضاد آزادی کے لیے فوری عمل کے مطالبے میں مقرر کے دلائل کو کس طرح مؤثر بناتا ہے؟

Ans. The contrast between the speaker's urgent call for freedom and the passive attitude of others highlights the seriousness of his demand. While others are willing to wait and hope, the speaker refuses to accept delay, showing that waiting only prolongs suffering. Phrases like "let things take their course" suggest resignation, while the speaker's firm stance emphasizes resistance and action. This contrast strengthens the speaker's argument by showing that real change only happens when people take a stand. It pushes the reader to question the effectiveness of patience and to support immediate justice.

مقرر کے فوری آزادی کے مطالبے اور دوسروں کے غیر فعال رویے کے درمیان تضاد اس کے مطالبے کی سنجیدگی کو اجاگر کرتا ہے۔ جہاں دوسرے انتظار کرنے اور امید رکھنے پر راضی ہیں، مقرر تاخیر کو قبول نہیں کرتا کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ انتظار صرف تکلیف کو بڑھاتا ہے۔ ''معاملات کو خود چلنے دو'' جیسے الفاظ لاچاری کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ مقرر کا مؤقف مزاحمت اور عملی اقدام پر زور دیتا ہے۔ یہ تضاد مقرر کے مؤقف کو مزید مضبوط بناتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ حقیقی تبدیلی تبھی آتی ہے جب لوگ کھل کر آواز بلند کرتے ہیں۔ یہ قاری کو صبر کی افادیت پر سوال اٹھانے اور فوری انصاف کی حمایت کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

8. Find an example of repetition, enjambment, and a metaphor in the poem. Explain h[ow] each of these literary devices contributes to the overall meaning and impact of the poem.

[نظم میں] تکرار، تسلسلِ بیانات اور استعارہ کی ایک ایک مثال تلاش کریں۔ وضاحت کریں کہ یہ ادبی صنعتیں نظم کے مجموعی مفہوم اور اثر کو کس طرح بڑھاتی ہیں۔

Ans. 1. Repetition (تکرار)

Example: "Freedom" is repeated multiple times throughout the poem. [نظم میں] بار بار لفظ ''آزادی'' استعمال ہوا ہے۔

stepacademyofficial.com

Effect: This repetition emphasizes the central theme of the poem, the speaker's deep desire and urgent demand for freedom. It reinforces the emotional intensity and insistence that freedom is a basic right, not a delayed reward.

اثر: اس تکرار سے نظم کے مرکزی خیال پر زور دیا گیا ہے، مقرر کی آزادی کی خواہش گہری اور فوری ہے۔ یہ جذباتی شدت کو بڑھاتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی تاخیر کا شکار نہیں ہونی چاہیے۔

2. Enjambment (تسلسل)

Example: "I tire so of hearing people say
Let things take their course."

میں تھک چکا ہوں لوگوں کو یہ کہتے سنتے،
کہ چیزوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

Effect: The continuation of thought from one line to the next without pause builds a natural flow and urgency. It reflects the speaker's frustration and insistence on not waiting passively for change.

اثر: ایک سطر سے دوسری سطر تک خیال کا بغیر رکاوٹ کے منتقل ہونا نظم میں تسلسل اور روانی پیدا کرتا ہے۔ یہ مقرر کی جھنجھلاہٹ اور تبدیلی کی تاخیر کے خلاف مزاحمت کو ظاہر کرتا ہے۔

3. Metaphor (استعارہ)

Example: "Freedom is a strong seed / planted in a great need." آزادی ایک طاقت ور بیج ہے / جو بویا گیا ہے شدید ضرورت میں۔

Effect: This metaphor compares freedom to a seed, suggesting that it must be nurtured and allowed to grow. It conveys the idea that freedom comes from deep-rooted human needs and should flourish like a living, growing thing - not be suppressed.

اثر: یہاں آزادی کو ایک مضبوط بیج سے تشبیہ دی گئی ہے جسے لازمی طور پر دیکھ بھال اور نشوونما کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے مراد ہے کہ آزادی انسانی ضرورت سے پیدا ہوتی ہے اور اسے پروان چڑھانے کی ضرورت ہے یہ آزادی کو ایک زندہ اور بڑھتی ہوئی شے کے طور پر پیش کرتا ہے، جسے دبایا نہیں جانا چاہیے۔

B Read the following statement and tell whether you agree with it. Provide two examples from the poem to support your answer.

مندرجہ ذیل بیان کو پڑھیں اور بتائیں کہ آیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ اپنے جواب کی تائید کے لیے نظم سے دو مثالیں دیں۔

"Hughes uses direct language and strong imagery to clearly oppose the idea of waiting for freedom. His words do not suggest negotiation but demand immediate action."

"ہیوز سیدھی زبان اور مضبوط تصویر کشی کا استعمال کرتے ہیں تاکہ آزادی کے انتظار کے خیال کی واضح مخالفت کی جا سکے۔ ان کے الفاظ کسی مفاہمت کی نہیں، بل کہ فوری اقدام کی مانگ کرتے ہیں۔

Ans. Yes, I agree with the statement. Hughes uses direct language to make his message powerful and clear. For example, he says, "Freedom will not come today, this year / nor ever through compromise and fear" - showing that he completely rejects waiting or negotiating. Another strong image appears in the lines, "Freedom is a strong seed / planted in a great need," which emphasizes that freedom is essential and must grow now. These examples show Hughes' urgent tone and refusal to accept delay, demanding action in the present.

جی ہاں، میں اس بیان سے اتفاق کرتا ہوں۔ ہیوز سادہ اور براہِ راست زبان استعمال کرتے ہیں تا کہ ان کا پیغام مؤثر اور واضح ہو۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں، "آزادی آج، اس سال یا کبھی بھی / سمجھوتے اور خوف کے ذریعے نہیں آئے گی" یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ وہ انتظار یا مذاکرات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔ ایک اور مؤثر تصویر ان سطور میں ہے، "آزادی ایک مضبوط بیج ہے / جو ایک بڑی ضرورت میں بویا گیا ہے"۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی ضروری ہے اور اُسے ابھی پروان چڑھنا چاہیے۔ یہ مثالیں ہیوز کے پُرزور لہجے اور فوری عمل کے مطالبے کو ظاہر کرتی ہیں۔

C Choose the correct option for each question.

ہر سوال کے لیے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. The poet suggests that freedom cannot be achieved through:

a. Patience and perseverance.
b. Compromise and fear.
c. Courage and unity.
d. Knowledge and education.

2. The speaker compares freedom to a seed because:

a. It is difficult to find.
b. It can be easily destroyed.
c. It must be planted and grown.
d. It is available to everyone.

stepacademyofficial.com

3. **Why does the poet mention "tomorrow's bread"?**
   a. To emphasise that freedom can be postponed.
   b. To show that food is more important than freedom.
   c. To illustrate that freedom must be experienced now, not in the future.
   d. To highlight the importance of patience.
4. **What is the effect of the first-person perspective in the poem?**
   a. It creates a sense of distance. b. It makes the poem impersonal.
   c. It allows the poet to speak for a group while expressing personal feelings.
   d. It focuses on the lives of others, not the poet.
5. **Which of the following best describes the tone of the poem?**
   a. Humorous and light. b. Calm and accepting.
   c. Urgent and demanding. d. Mysterious and suspenseful.

Answers:

1.	b	2.	c	3.	c	4.	c	5.	c

D. Complete the following statements using information from the poem.

مندرجہ ذیل بیانات کو نظم کی معلومات کی مدد سے مکمل کریں۔

1. According to the poet, freedom will not come through **compromise and fear.**
2. The poet is tired of hearing people say, **let things take their course/ tomorrow is another day.**
3. The metaphor "Freedom is a strong seed" suggests that freedom is **essential**
4. The poet can not live on "tomorrow's bread" because of **delayed promises.**
5. The speaker wants freedom because **he wants to enjoy equal rights just like others.**

Vocabulary and Grammar ذخیرہ الفاظ اور قواعد

A. Read the following sentences and use context clues to determine the meaning of the underlined word. Then, select the most appropriate definition from the options.

مندرجہ ذیل جملے پڑھیں اور سیاق و سباق کی مدد سے زیر خط الفاظ کے معنی معلوم کریں۔ پھر دیے گئے انتخابات میں سے سب سے مناسب تعریف منتخب کریں۔

1. **The scientist conducted an exhaustive study on climate change.**
   a) brief b) thorough c) incomplete d) limited
2. **The manager's meticulous attention to detail ensured the project was completed without any errors.**
   a) careless b) careful c) quick d) indifferent
3. **The novel was intricate, with numerous characters and overlapping storylines.**
   a) simple b) complex c) boring d) predictable
4. **The new software update is seamless, making the transition from the old version effortless.**
   a) smooth b) difficult c) broken d) incomplete
5. **The teacher's astute observations during the class discussion helped clarify many complex concepts.**
   a) ignorant b) observant c) confused d) inattentive

Answers:

1.	b)	2.	b)	3.	b)	4.	a)	5.	b)

B. Read the following paragraph and correct any errors related to capitalization, punctuation, spelling, and hyphenation. مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھیں اور بڑے حروف، رموز و اوقاف، املا اور مرکب الفاظ کے متعلق تمام غلطیوں کی اصلاح کریں۔

she went to the store to buy too kilos of apples and to dozen bananas it was a lovely day but she forgot her shopping list when she returned home she found out that she had bought the wrong items how could i be so careless she thought

Ans. She went to the store to buy two kilos of apples and two dozen bananas. It was a lovely day, but she forgot her shopping list. When she returned home, she found out that she had bought the

stepacademyofficial.com

wrong items. "How could I be so careless?" she thought.

""گوبیب اور دو درجن کیلے خریدنے کے لیے دکان پر گئی۔ یہ ایک خوب صورت دن تھا لیکن وہ خریداری کی فہرست بھول گئی۔ جب وہ گھر لوٹی تو اسے پتہ چلا کہ اس نے غلط چیزیں خرید لی تھیں۔ اس نے سوچا کہ "میں اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہوں؟"

Aspects of Time (وقت کے پہلو)

Aspects of time refer to the different ways actions or events are viewed in relation to time. They show whether an action is completed, ongoing, habitual, or has been happening over a period of time. The aspects are primarily expressed through the use of **verb tenses,** which indicate when an action occurs and how it relates to time. There are four main aspects of time in English:

وقت کے پہلو ان مختلف طریقوں کو ظاہر کرتے ہیں جن سے کسی عمل یا واقعے کو وقت کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی عمل مکمل ہو چکا ہے، جاری ہے، بار بار ہوتا ہے، یا کسی عرصے سے ہو رہا ہے۔ یہ پہلو زیادہ تر فعل کے زمانوں کے ذریعے ظاہر کیے جاتے ہیں جو بتاتے ہیں کہ کوئی عمل کب ہوا اور وقت سے اس کا کیا تعلق ہے۔ انگریزی میں وقت کے چار اہم پہلو ہوتے ہیں:

1. **Simple Aspect:** Describes actions or states that are general, habitual, or completed at a specific time.
   سادہ پہلو: ایسے افعال یا حالات کی وضاحت کرتا ہے جو عام، معمول کے مطابق، یا کسی خاص وقت پر مکمل ہو چکے ہوں۔
   - **Present Simple:** Describes general truths, habits, and routines. Example: She **reads** books every day.
     حال سادہ: عام حقائق، عادات اور معمول کی وضاحت کرتا ہے۔ مثال: وہ ہر روز کتابیں پڑھتی ہے۔
   - **Past Simple:** Describes completed actions that occurred at a specific time in the past.
     ماضی سادہ: ایسے مکمل افعال کی وضاحت کرتا ہے جو ماضی میں کسی خاص وقت پر واقع ہوئے۔
     Example: They **visited** Quetta last summer.
     مثال: وہ پچھلے موسم گرما میں کوئٹہ گئے۔
   - **Future Simple:** Describes actions that will occur in the future. Example: I **will travel** to Karachi next month.
     مستقبل سادہ: ایسے افعال کی وضاحت کرتا جو مستقبل میں واقع ہوں گے۔ مثال: میں اگلے مہینے کراچی جاؤں گا۔
2. **Progressive (Continuous) Aspect:** The progressive aspect emphasizes actions that are ongoing or in progress at a certain point in time. It is formed using the verb **"to be" + present participle** (-ing form).
   جاری مسلسل پہلو: یہ پہلو ایسے افعال کو ظاہر کرتا ہے جو کسی خاص وقت پر جاری یا زیر عمل ہوتے ہیں۔ یہ to be + صفت فعلی (ing-فارم) سے تشکیل پاتا ہے۔
   - **Present Progressive:** Describes actions happening right now or around the present moment.
     حال جاری: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو ابھی یا موجودہ وقت میں ہو رہے ہوں۔
     Example: She **is reading** a book.
     مثال: وہ کتاب پڑھ رہی ہے۔
   - **Past Progressive:** Describes actions that were happening at a specific moment in the past.
     ماضی جاری: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو ماضی میں کسی خاص وقت پر ہو رہے تھے۔
     Example: I **was working** when the phone rang.
     مثال: جب فون بجا میں کام کر رہا تھا۔
   - **Future Progressive:** Describes actions that will be in progress at a specific point in the future.
     مستقبل جاری: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو مستقبل میں کسی خاص وقت پر جاری ہوں گے۔
     Example: I **will be traveling** at this time tomorrow.
     مثال: میں کل اس وقت سفر کر رہا ہوں گا۔
3. **Perfect Aspect:** The perfect aspect expresses actions that are completed relative to another time.
   مکمل پہلو: یہ پہلو ایسے افعال کو ظاہر کرتا ہے جو کسی دوسرے وقت کی نسبت مکمل ہو چکے ہوں۔
   - **Present Perfect:** Describes actions that happened at an unspecified time in the past but are still relevant now.
     حال مکمل: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو ماضی میں ہوئے مگر ابھی بھی متعلقہ ہوں۔
     Example: She **has finished** her homework.
     مثال: اس نے اپنا ہوم ورک مکمل کر لیا ہے۔
   - **Past Perfect:** Describes actions that were completed before another action in the past.
     ماضی مکمل: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو ماضی کے کسی واقعہ سے پہلے مکمل ہو چکے ہوں۔

stepacademyofficial.com

Example: They **had left** before I arrived.

مثال: جب میں پہنچا وہ روانہ ہو چکے تھے۔

- **Future Perfect:** Describes actions that will be completed by a certain point in the future.

مستقبل مکمل: ایسے افعال کی وضاحت کرتا ہے جو مستقبل میں کسی خاص وقت تک مکمل ہو جائیں گے۔

Example: By next week, I **will have finished** the project.

مثال: میں اگلے ہفتے تک پروجیکٹ مکمل کر چکا ہوں گا۔

4. **Perfect Progressive Aspect:** The perfect progressive aspect is used to describe actions that were happening in the past, are happening in the present, or will be happening in the future, but with a focus on the duration or ongoing nature of the action.

مکمل جاری پہلو: یہ پہلو ایسے افعال کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ماضی میں جاری تھے، حال میں جاری ہیں، یا مستقبل میں جاری ہوں گے، مگر توجہ فعل کی مدت یا تسلسل پر ہوتی ہے۔

- **Present Perfect Progressive:** Describes actions that started in the past and are still ongoing or recently finished, with an emphasis on duration.

حال مکمل جاری: ایسے افعال کو بیان کرتا ہے جو ماضی میں شروع ہوئے تھے اور اب بھی جاری ہیں یا حال ہی میں ختم ہوئے ہیں، مدت پر زور دیا جاتا ہے۔

Example: I **have been studying** for two hours.

مثال: میں دو گھنٹوں سے پڑھائی کر رہا ہوں۔

- **Past Perfect Progressive:** Describes actions that were ongoing in the past and had continued up until another point in the past.

ماضی مکمل جاری: ایسے افعال کو بیان کرتا ہے جو ماضی میں جاری تھے اور کسی دوسرے وقت تک جاری رہے۔

Example: She **had been waiting** for an hour before the train arrived.

مثال: وہ ایک گھنٹے سے انتظار کر رہی تھی جب ٹرین آئی۔

- **Future Perfect Progressive:** Describes actions that will have been ongoing up until a certain point in the future.

مستقبل مکمل جاری: ایسے افعال کو بیان کرتا ہے جو مستقبل میں کسی خاص وقت تک جاری رہیں گے۔

Example: By next month, I **will have been working** here for five years.

مثال: اگلے مہینے تک، مجھے یہاں کام کرتے ہوئے پانچ سال ہو جائیں گے۔

C. Read the sentences below and correct any mistakes related to the use of time aspects.

نیچے دیے گئے بیانات پڑھیں اور وقت کے پہلو کے متعلق غلطیوں کو درست کریں۔

1. **By the time he arrives, I have finished my work.**

Ans. By the time he arrives, I will have finished my work.

جب تک وہ پہنچے گا، میں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہوگا۔

2. **She will be work at the office tomorrow.**

Ans. She will be working at the office tomorrow.

وہ کل دفتر میں کام کر رہی ہوگی۔

3. **They have been finishing the project before the deadline.**

Ans. They will have finished the report before the deadline.

وہ آخری تاریخ سے پہلے رپورٹ مکمل کر چکے ہوں گے۔

4. **I was studying when you called me last night.**

Ans. I was studying when you called me last time.

جب تم نے مجھے کال کی، میں پڑھائی کر رہا تھا۔

5. **She will have been living in Pakistan for two years when she moves to Dubai.**

Ans. She will have been living in Pakistan for two years when she moves to Dubai.

جب وہ دبئی منتقل ہوگی، تو وہ دو سال سے پاکستان میں رہ رہی ہوگی۔

Oral Communication زبانی بول چال

Asking and Answering Questions

سوالات پوچھنا اور ان کی جواب دہی

Instruction

ہدایات

- Pair up with a classmate.
  کسی ساتھی طالب علم کے ساتھ جوڑی بنائیں۔
- Take turns asking and answering the following questions.
  باری باری نیچے دیے گئے سوالات پوچھیں اور ان کے جوابات دیں۔
- Use clear, precise language and maintain formal tone.
  واضح، درست زبان استعمال کریں اور رسمی انداز برقرار رکھیں۔

stepacademyofficial.com

- Provide detailed and thoughtful responses. مفصل اور سوچا سمجھا جواب دیں۔

Questions سوالات

1. **In the poem "Freedom," Hughes speaks of a desire for immediate freedom. Why do you think he rejects the idea of waiting?**

نظم "آزادی" میں ہیوز فوری آزادی کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کے خیال میں وہ انتظار کے خیال کو کیوں مسترد کرتا ہے؟

Ans. Langston Hughes rejects the idea of waiting for freedom because he believes that justice delayed is justice denied. He sees waiting is a way to silence and control oppressed people. The speaker expresses frustration with passive attitudes like "let things take their course," which suggest acceptance of injustice. Hughes emphasizes that freedom is a basic right that should be claimed now, not promised for the future. He believes that real change only comes through immediate action, not through fear or compromise.

لینگسٹن ہیوز آزادی کے لیے انتظار کے خیال کو اس لیے مسترد کرتے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک انصاف میں تاخیر، انصاف کی نفی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انتظار مظلوم لوگوں کو خاموش اور قابو میں رکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ مقرر ایسی سوچ سے نالاں ہے جیسے کہ "معاملات کو خود چلنے دو"، کیوں کہ یہ ناانصافی کو قبول کرنے کا تاثر دیتی ہے۔ ہیوز زور دیتے ہیں کہ آزادی ایک بنیادی حق ہے جسے ابھی حاصل کیا جانا چاہیے، نہ کہ مستقبل کے وعدے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی تبدیلی صرف فوری عمل سے آتی ہے، نہ کہ خوف یا سمجھوتے سے۔

2. **Do you agree with Hughes that freedom cannot be achieved through compromise and fear? Why or why not?** **کیا آپ ہیوز سے متفق ہیں کہ آزادی سمجھوتے اور خوف کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی؟ کیوں یا کیوں نہیں؟**

Ans. Yes, I agree with Hughes that freedom cannot be achieved through compromise and fear. In the poem, he strongly rejects the idea of waiting or settling for less, as shown in the line "Freedom will not come today, this year / nor ever through compromise and fear." These words highlight that fear keeps people silent, and compromise often means accepting partial or delayed justice. Hughes believes that real freedom requires courage, action, and a refusal to accept injustice. His passionate tone reflects the urgency of fighting for full and immediate rights.

جی ہاں، میں ہیوز سے اتفاق کرتا ہوں کہ آزادی سمجھوتے اور خوف کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ نظم میں وہ واضح طور پر انتظار یا کم پر راضی ہونے کے خیال کو رد کرتے ہیں، جیسا کہ ان سطور میں ہے "آزادی آج، اس سال یا کبھی بھی / سمجھوتے اور خوف کے ذریعے نہیں آئے گی۔" یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ خوف لوگوں کو خاموش رکھتا ہے اور سمجھوتہ اکثر ادھورا یا مؤخر انصاف ہوتا ہے۔ ہیوز کا ماننا ہے کہ حقیقی آزادی کے لیے ہمت، عمل اور ناانصافی کے خلاف ڈٹ کر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

3. **Hughes uses strong imagery in the poem, such as "freedom is a strong seed." What does this metaphor suggest about the nature of freedom?**

ہیوز نظم میں طاقتور تصویر کشی استعمال کرتا ہے، جیسے "آزادی ایک مضبوط بیج ہے"۔ یہ استعارہ آزادی کی نوعیت کے بارے میں کیا ظاہر کرتا ہے؟

Ans. The metaphor "freedom is a strong seed" suggests that freedom is natural, powerful, and essential for life. Like a seed, it must be planted, nurtured, and allowed to grow. This image shows that the desire for freedom comes from deep within and cannot be ignored or delayed. It also reflects the idea that freedom, once rooted in people's hearts, will grow strong and unbreakable. Hughes uses this metaphor to emphasize that freedom is not a luxury but a basic need that must be fulfilled.

"آزادی ایک مضبوط بیج ہے" کا استعارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آزادی ایک قدرتی، طاقتور اور زندگی کے لیے ضروری شے ہے۔ بیج کی طرح اسے بھی لگانا چاہیے، پرورش کرنی چاہیے اور بڑھنے دینا چاہیے۔ یہ استعارہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی کی خواہش انسان کے اندر سے آتی ہے اور اسے دبایا یا مؤخر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس بات کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ جب آزادی لوگوں کے دلوں میں جڑ پکڑ لے تو وہ مضبوط اور ناقابلِ شکست ہو جاتی ہے۔ ہیوز اس استعارے کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ آزادی کوئی عیش نہیں بلکہ ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے۔

4. **If you were living in the time when Hughes wrote this poem, how would you feel about his message? Would you support his perspective?**

اگر آپ اُس وقت زندہ ہوتے جب ہیوز نے یہ نظم لکھی تھی، تو آپ ان کے پیغام کے بارے میں کیسا محسوس کرتے؟ کیا آپ ان کے نظریے کی حمایت کرتے؟

Ans. If I lived during Hughes' time, I would strongly support his message. The oppression of black Americans was severe, and silence was often forced. His demand for immediate freedom reflects

stepacademyofficial.com

courage and resistance. I would feel inspired by his refusal to wait. His words would give hope to fight injustice.

اگر میں ہیوز کے وقت میں زندہ ہوتا، تو میں ان کے پیغام کی مکمل حمایت کرتا۔ سیاہ فام امریکیوں پر ظلم شدید تھا، اور خاموشی ان پر تھوپی جاتی تھی۔ ان کی فوری آزادی کی مانگ ہمت اور مزاحمت کی علامت ہے۔ میں ان کے انتظار نہ کرنے کے مؤقف سے متاثر ہوتا۔ ان کے الفاظ ناانصافی کے خلاف مزاحمت کی امید دیتے۔

5. The poem criticises passive acceptance of injustice. Can you think of a situation today where this message is still relevant? Explain.

یہ نظم ناانصافی کو خاموشی سے قبول کرنے پر تنقید کرتی ہے۔ کیا آپ آج کسی ایسی حالت کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جہاں یہ پیغام اب بھی متعلقہ ہو؟ وضاحت کریں۔

Ans. The poem is still relevant today, especially in situations where people suffer silently under oppression. For example, in some regions, women still don't have equal rights. The message reminds us that waiting won't solve deep injustices. It applies to modern civil rights struggles. Hughes's call for immediate action remains powerful.

یہ نظم آج بھی متعلقہ ہے، خاص طور پر وہاں جہاں لوگ خاموشی سے ظلم برداشت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ جگہوں پر خواتین کو برابر کے حقوق نہیں ملتے ہیں۔ یہ پیغام یاد دلاتا ہے کہ انتظار ناانصافی کا حل نہیں ہے۔ یہ آج کے شہری حقوق کی جدوجہد پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہیوز کی فوری اقدام کی آواز آج بھی طاقتور ہے۔

6. How does the poet's use of direct language and repetition make his message more powerful?

شاعر کی براہ راست زبان اور تکرار کا استعمال اس کے پیغام کو زیادہ مؤثر کیسے بناتا ہے؟

Ans. Hughes uses simple, direct language to make his message clear to everyone. He repeats the word "freedom" to show urgency and importance. This repetition emphasizes his passion and determination. His style creates a strong emotional impact. It makes the reader feel the weight of the demand for justice.

ہیوز سادہ اور براہ راست زبان استعمال کرتے ہیں تاکہ ان کا پیغام ہر کوئی سمجھ آئے۔ وہ لفظ ''آزادی'' بار بار دہراتے ہیں تاکہ اس کی اہمیت اور ہنگامی نوعیت ظاہر ہو۔ یہ تکرار ان کے جذبے اور عزم کو نمایاں کرتا ہے۔ ان کا انداز زبردست جذباتی اثر پیدا کرتا ہے۔ یہ قاری کو انصاف کے مطالبے کی شدت کا احساس دلاتا ہے۔

7. Imagine you are a person who believes in waiting for freedom. How would you respond to Hughes' argument?

تصور کریں کہ آپ ایسے شخص ہیں جو آزادی کے انتظار پر یقین رکھتا ہے۔ آپ ہیوز کے دلائل کا کیا جواب دیں گے؟

Ans. If I believed in waiting for freedom, I would argue that change takes time. But after reading Hughes' poem, I would feel challenged. His words make it clear that waiting often means accepting injustice. I might begin to question my belief. His urgency makes me rethink what true freedom means.

اگر میں آزادی کے انتظار پر یقین رکھتا، تو میرا مؤقف ہوتا کہ تبدیلی وقت لیتی ہے۔ لیکن ہیوز کی نظم پڑھنے کے بعد میں خود پر سوال اٹھاتا ہوا محسوس کرتا ہوں۔ ان کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ انتظار کا مطلب اکثر ناانصافی کو قبول کرنا ہوتا ہے۔ میں اپنے یقین پر سوال اٹھانا شروع کر دیتا ہوں۔ ان کی ہنگامی درخواست مجھے آزادی کے اصل مفہوم پر دوبارہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

8. How would you explain the poem's message to someone who has never read it?

آپ اس نظم کا پیغام کسی ایسے شخص کو کیسے سمجھائیں گے جس نے یہ نظم کبھی نہیں پڑھی؟

Ans. I would tell someone new that the poem is about demanding equal rights without delay. It rejects fear and compromise. Hughes uses powerful words to inspire action. His message is about dignity and standing up for justice. It is a timeless call to fight oppression.

میں نئے قاری کو بتاؤں گا کہ یہ نظم بغیر کسی تاخیر کے برابر کے حقوق کے مطالبے پر ہے۔ یہ نظم خوف اور سمجھوتے کو مسترد کرتی ہے۔ ہیوز طاقتور الفاظ استعمال کرتے ہیں جو عمل کی تحریک دیتے ہیں۔ ان کا پیغام وقار اور انصاف کے لیے کھڑے ہونے کا ہے۔ یہ ظلم کے خلاف ہمیشہ کی آواز ہے۔

9. Do you think the concept of freedom Hughes presents is still relevant today? Why?

کیا آپ کو لگتا ہے کہ ہیوز کی پیش کی گئی آزادی کی تعریف آج بھی متعلقہ ہے؟ کیوں؟

Ans. Yes, Hughes' concept of freedom is still relevant today. Many people still face racism, inequality, and oppression. The need for courage and direct action remains. His poem inspires new generations to speak out. Freedom is still a fight in many parts of the world.

stepacademyofficial.com

جی ہاں، ہیوز کی آزادی کی تعریف آج بھی متعلقہ ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ نسل پرستی، عدم مساوات اور ظلم کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہمت اور براہ راست عمل کی ضرورت اب بھی موجود ہے۔ ان کی نظم نئی نسلوں کو بولنے کی تحریک دیتی ہے۔ دنیا کے کئی حصوں میں آزادی آج بھی ایک جدوجہد ہے۔

10. If you were to add one more stanza to the poem, what message would you include?

اگر آپ کو نظم میں ایک اور بند شامل کرنا ہو تو آپ کون سا پیغام شامل کریں گے؟

Ans. If I added one more stanza, I would include the message that freedom must be shared equally. It is not just for one race, one class, or one gender. True freedom means justice for all. I would stress the importance of unity in the fight. No one is free until everyone is free.

اگر میں ایک اور بند شامل کروں، تو میں یہ پیغام شامل کروں گا کہ آزادی سب کے لیے برابر ہونی چاہیے۔ یہ صرف ایک نسل، طبقے یا جنس کے لیے نہیں ہے۔ حقیقی آزادی کا مطلب سب کے لیے انصاف ہے۔ میں جدوجہد میں اتحاد کی اہمیت پر زور دوں گا۔ جب تک سب آزاد نہیں، کوئی بھی واقعی آزاد نہیں ہے۔

Writing Skills تحریری مہارتیں

Summary and Precis

خلاصہ اور تلخیص

Both summary and precis involve condensing a longer piece of writing into a shorter form. However, there are key differences in their purpose, structure, and approach.

خلاصہ اور تلخیص دونوں کا مقصد کسی طویل تحریر کو مختصر شکل میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ تاہم، ان کے مقصد، ساخت اور انداز میں اہم فرق ہوتا ہے۔

- **Summary:** The purpose of a summary is to provide a brief overview of the main ideas or points of a text while retaining the original meaning. It includes the essential information but omits unnecessary details.

  خلاصہ: خلاصے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی متن کے اہم خیالات یا نکات کا مختصر جائزہ فراہم کیا جائے جب کہ اصل مفہوم کو برقرار رکھا جائے۔ یہ اہم معلومات کو شامل کرتا ہے لیکن غیر ضروری تفصیلات کو نکال دیتا ہے۔

- **Precis:** The purpose of a precis is to condense the original text into a shorter, more concise form, maintaining the author's tone, style, and emphasis. A precis also focuses on reducing the length while preserving the core message, but it is generally even more concise than a summary.

  تلخیص: تلخیص کا مقصد اصل متن کو ایک مختصر اور زیادہ جامع شکل میں پیش کرنا ہوتا ہے، جس میں مصنف کے انداز، لہجے اور تاکید کو برقرار رکھا جائے۔ تلخیص کی توجہ تحریر کی طوالت کو کم کرنا ہوتا ہے، لیکن ساتھ ہی بنیادی پیغام کو محفوظ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے لیکن عام طور پر تلخیص خلاصے سے بھی زیادہ مختصر ہوتی ہے۔

Comparison of Summary and Precis

خلاصہ اور تلخیص کا موازنہ

Aspect	Summary	Precis
Purpose (مقصد)	To provide a brief overview of the main ideas or points of a text. متن کے بنیادی خیالات یا نکات کا مختصر جائزہ پیش کرتی ہے۔	To present the essential meaning of the text in a condensed form, maintaining the author's tone. مصنف کے لہجے کو برقرار رکھتے ہوئے متن کے بنیادی مطلب کو جامع انداز میں پیش کرتی ہے۔
Length (طوالت)	Generally longer, around one-third of the original text. عام طور پر اصل متن کا ایک تہائی ہوتی ہے۔	More concise, around one-fourth to one-fifth of the original text. مزید مختصر تقریباً اصل متن کی ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ ہوتی ہے۔
Content (مواد)	Covers the main ideas and important points of the text. بنیادی خیال اور اہم الفاظ کا احاطہ کرتی ہے۔	Focuses on the essential meaning without unnecessary details. غیر ضروری تفاصیل کے بغیر بنیادی مطلب پر توجہ دیتی ہے۔
Style and Tone (انداز اور لہجہ)	Neutral, may use simpler language. غیر جانب دار، سادہ زبان کا استعمال بھی ہو سکتا ہے۔	Retains the author's original tone and style. مصنف کے اصل لہجے اور انداز کو برقرار رکھتی ہے۔
Structure (ساخت)	Follows the structure of the original text. اصل متن کی ساخت کے مطابق ہوتی ہے۔	Organised in a clear, logical flow but may not strictly follow the original sequence. ایک واضح اور منطقی ترتیب لیکن سختی سے اصل ترتیب پر عمل پیرا نہیں ہوسکتی۔

stepacademyofficial.com

Objectivity (غیر جانبداری)	Remains objective, without personal opinions. ذاتی خیالات کے بغیر غیر جانبدار رہتی ہے۔	Remains objective, without personal opinions. ذاتی خیالات کے بغیر غیر جانب دار رہتی ہے۔
Language (زبان)	May use slightly different words for clarity. وضاحت کے لیے کچھ مختلف الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔	Stays closer to the language of the original text. اصل متن کی زبان کے قریب تر رہتی ہے۔
Focus (توجہ)	Provides a general understanding of the text. متن کی عمومی سمجھ فراہم کرتی ہے۔	Emphasises clarity, precision, and conciseness. وضاحت درستگی اور اختصار زور دیتی ہے۔
Application (اطلاق)	Used for summarising chapters, articles, or reports. ابواب، مضامین یا رپورٹس کا خلاصہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔	Used for academic writing, note-taking, and exams where conciseness is crucial. علمی تحریر نوٹس لکھنے اور امتحانات میں استعمال ہوتی ہے جہاں اختصار انتہائی اہم ہوتا ہے۔

A. Read the poem "Freedom" by Langston Hughes carefully. لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" کو غور سے پڑھیں۔

1. **Write a summary of the poem in your own words.** نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

Ans. The poem "Freedom" by Langston Hughes expresses a powerful desire for immediate and equal freedom. The poet rejects the idea of waiting or compromising for rights, saying that freedom should not be delayed or feared. He emphasizes that freedom is a basic need, like bread, and cannot be postponed for tomorrow. Hughes criticizes passive attitudes and urges people to take action against injustice. He strongly believes that everyone has the right to live freely and equally in their own land.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" فوری اور مساوی آزادی کی شدید خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ شاعر اس خیال کو رد کرتا ہے کہ آزادی کے لیے انتظار یا سمجھوتا کیا جائے، کیوں کہ آزادی کسی تاخیر یا خوف کا شکار نہیں ہونی چاہیے۔ وہ آزادی کو ایک بنیادی ضرورت قرار دیتا ہے، بالکل جیسے روٹی، جو کل کے لیے مؤخر نہیں کی جا سکتی ہے۔ ہیوز خاموش رویے پر تنقید کرتا ہے اور ناانصافی کے خلاف عملی قدم اٹھانے پر زور دیتا ہے۔ وہ پرزور انداز میں کہتا ہے کہ ہر انسان کو اپنی زمین پر آزادی کے ساتھ جینے کا برابر حق حاصل ہے۔

2. **Write a precis of the poem, maintaining the author's tone and main idea.**

مصنف کے انداز بیان اور مرکزی خیال کو برقرار رکھتے ہوئے نظم کی تلخیص لکھیں۔

Ans. Langston Hughes' poem Freedom passionately demands immediate liberty without delay or compromise. Using a firm and urgent tone, the poet criticizes fear and passivity, declaring that freedom is a vital necessity, not a distant promise. He asserts that every individual deserves to stand with dignity on their own land. The poem emphasizes that freedom cannot wait for tomorrow and must be achieved in the present.

لینگسٹن ہیوز کی نظم آزادی فوری اور غیر مشروط آزادی کا پرجوش مطالبہ کرتی ہے۔ شاعر پرجوش اور سنجیدہ انداز میں خوف اور خاموشی پر تنقید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آزادی ایک بنیادی ضرورت ہے نہ کہ کوئی مستقبل کا وعدہ۔ وہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ ہر انسان کو اپنی زمین پر عزت کے ساتھ جینے کا حق حاصل ہے۔ نظم کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ آزادی کو کل پر نہیں چھوڑا جا سکتا، بل کہ یہ آج ہی حاصل کی جانی چاہیے۔

Instructions (ہدایات)

- Ensure your summary is around one-third of the poem's length.
  اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کا خلاصہ نظم کی لمبائی کے تقریباً ایک تہائی کے برابر ہو۔
- Your precis should be even more concise, around one-fourth to one-fifth of the poem's length.
  آپ کی تلخیص اس سے بھی زیادہ مختصر ہونی چاہیے، تقریباً نظم کی لمبائی کے چوتھائی یا پانچویں حصے کے برابر۔
- Do not include any personal opinions or interpretations in your summary or precis.
  اپنے خلاصے یا تلخیص میں کوئی ذاتی رائے یا تشریح شامل نہ کریں۔

stepacademyofficial.com

- Maintain the original tone and message of the poem. نظم کے اصل انداز اور پیغام کو برقرار رکھیں۔

B. Explain the following lines with reference to the context. مندرجہ ذیل اشعار کی سیاق وسباق کے حوالے سے تشریح کریں۔

I have as much right — مجھے بھی اتنا ہی حق حاصل ہے
as the other fellow has — جتنا دوسرے شخص کو ہے
to stand on my two feet — کہ میں اپنے قدموں پر کھڑا ہوں
and own the land. — اور زمین کا مالک بنوں۔

Ans. See the explanation.

Objective Type Questions

stepacademyofficial.com

Choose the correct option (Synonyms):

1. **Freedom will never come through compromise.**
(A) surrender (B) agreement (C) demand (D) refusal
2. **Just as the other fellow has.**
(A) enemy (B) stranger (C) companion (D) boss
3. **I tire so of hearing people say...**
(A) rest (B) sleep (C) exhaust (D) energize
4. **Let things take their course.**
(A) road (B) plan (C) path (D) structure
5. **I cannot live on tomorrow's bread.**
(A) rice (B) water (C) food (D) money
6. **Freedom is a strong seed.**
(A) powerful (B) gentle (C) weak (D) light
7. **"Freedom is a strong seed."**
(A) root (B) beginning (C) flower (D) tree
8. **"Planted in a great need."**
(A) luxury (B) option (C) necessity (D) comfort
9. **"Freedom must be planted in us."**
(A) burned (B) sown (C) removed (D) hidden
10. **"I cannot live on tomorrow's promises."**
(A) survive (B) die (C) sleep (D) wait
11. **"We still wait for our freedom."**
(A) silence (B) liberty (C) violence (D) control
12. **"I do not want my freedom when I'm dead."**
(A) asleep (B) gone (C) silent (D) deceased
13. **"To own the land."**
(A) sea (B) water (C) territory (D) sky
14. **"To stand on my two feet."**
(A) fall (B) rise (C) sit (D) sleep
15. **"I tire of hearing people say..."**
(A) listening (B) speaking (C) ignoring (D) yelling

Answers:

1. (B)	2. (C)	3. (C)	4. (C)	5. (C)	6. (A)	7. (B)	8. (C)	9. (B)	10. (A)
11. (B)	12. (D)	13. (C)	14. (B)	15. (A)					

Choose the correct option(Knowledge based MCQs)

1. **What does the poet say about when freedom will come?**
(A) Tomorrow (B) Today
(C) Next year (D) Never through fear and compromise

2. What does the poet reject in the line "I do not need my freedom when I'm dead"?
(A) The concept of life
(B) Delayed justice
(C) Government rules
(D) Financial help

3. "I cannot live on tomorrow's bread" implies:
(A) Bread tastes better today
(B) Hunger can be postponed
(C) Basic needs must be met now
(D) Bread is not important

4. What literary device is used in "Freedom is a strong seed"?
(A) Simile (B) Metaphor (C) Hyperbole (D) Alliteration

5. "Planted in a great need" suggests:
(A) Farming advice
(B) Hope comes later
(C) Freedom arises from deep struggle
(D) Nature supports freedom

6. What tone best describes the poem "Freedom"?
(A) Humorous (B) Joyful (C) Urgent and assertive (D) Calm and quiet

7. What is the speaker tired of hearing?
(A) News reports
(B) People saying "let things take their course"
(C) Music
(D) Praise from others

8. "Tomorrow is another day" is used to criticize:
(A) Planning (B) Delayed hope (C) Optimism (D) Sleeping late

9. What does "I live here too" emphasize?
(A) Displacement (B) Travel (C) Equal belonging (D) Job location

10. "I want my freedom just as you" reflects:
(A) Greed (B) Envy (C) Equal rights (D) Rebellion

11. What is the poet criticizing in the poem?
(A) Climate change
(B) Religious belief
(C) Racial inequality and social injustice
(D) Technology

12. What kind of freedom does the speaker demand?
(A) Delayed freedom
(B) Symbolic freedom
(C) Immediate and real freedom
(D) Imaginary freedom

13. "To stand on my two feet" symbolizes:
(A) Walking
(B) Independence and dignity
(C) Dancing
(D) Medical support

14. What theme is dominant in the poem?
(A) Love
(B) Nature
(C) Freedom and equality
(D) Education

15. According to the speaker, freedom is:
(A) A luxury (B) A favour (C) A right (D) A dream

16. The phrase "compromise and fear" represents:
(A) Strategies for success
(B) Barriers to freedom
(C) Wisdom
(D) Friendship

17. Why does the poet reject waiting?
(A) It causes impatience
(B) It reduces motivation
(C) Justice delayed is justice denied
(D) He is angry

18. Which line reflects the urgency of freedom?
(A) I want my freedom just as you
(B) Bread is expensive
(C) I will wait
(D) Tomorrow brings hope

19. By stating, "I have as much right as the other fellow has," the speaker emphasizes:
(A) Superiority over others
(B) Equal rights and opportunities
(C) Desire for wealth
(D) Indifference to society

stepacademyofficial.com

20. **What is the speaker's reaction to hearing "Let things take their course"?**
(A) Agreement (B) Indifference
(C) Fatigue and frustration (D) Joy

21. **The repetition of the word "Freedom" throughout the poem serves to:**
(A) Fill space (B) Emphasize its importance and urgency
(C) Confuse the reader (D) Introduce new topics

22. **The poem suggests that freedom is denied through:**
(A) Active oppression (B) Passive attitudes and fear
(C) Economic policies (D) Educational systems

23. **The poem's structure, with short lines and stanzas, contributes to:**
(A) A slow and reflective pace (B) A sense of urgency and emphasis
(C) Confusion and disarray (D) A musical rhythm

24. **The speaker's perspective in the poem is that of:**
(A) A government official (B) An outsider looking in
(C) An individual demanding equal rights (D) A passive observer

Answers:

1. (B)	2. (B)	3. (C)	4. (B)	5. (C)	6. (C)	7. (B)	8. (B)	9. (C)	10. (C)
11. (C)	12. (C)	13. (B)	14. (C)	15. (C)	16. (B)	17. (C)	18. (A)	19. (B)	20. (C)
21. (B)	22. (B)	23. (B)	24. (C)						

❑ Additional Short Questions

1. **What is the central theme of the poem "Freedom"?** نظم "آزادی" کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

Ans. The central theme of Langston Hughes' poem "Freedom" is the urgency for immediate freedom and equality. The poet expresses a deep desire for freedom that cannot be delayed or compromised. He rejects the idea of waiting for freedom, as he believes it should be a right that everyone enjoys without delay. Hughes highlights the frustration of those denied their basic rights. The poem emphasizes the need for action, rather than passive acceptance, to achieve true freedom.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "آزادی" کا مرکزی موضوع فوری آزادی اور مساوات کی ضرورت ہے۔ شاعر آزادی کی شدید خواہش کا اظہار کرتا ہے جو کسی تاخیر یا مصالحت کو قبول نہیں کرتی۔ وہ آزادی کے انتظار کے خیال کو مسترد کرتا ہے کیوں کہ اس کا ماننا ہے کہ یہ ایک ایسا حق ہے جسے ہر شخص کو بغیر کسی تاخیر کے حاصل کرنا چاہیے۔ ہیوز ان لوگوں کی مایوسی کو اجاگر کرتا ہے جن کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ نظم اس بات پر زور دیتی ہے کہ حقیقی آزادی حاصل کرنے کے لیے عمل کی ضرورت ہے، نہ کے غیر فعال قبولیت کی۔

2. **How does the poet express urgency in his demand for freedom?**
شاعر آزادی کے مطالبے میں فوری ضرورت کا اظہار کیسے کرتا ہے؟

Ans. The poet expresses urgency through direct language and a strong tone. Phrases like "Freedom will not come today" and "not through compromise and fear" suggest that waiting is not an option. The poet believes that freedom cannot be postponed or achieved through slow, gradual methods. His use of words like "now" and "today" conveys the immediacy of the demand for freedom. This urgency intensifies the emotional power of the poem and calls for immediate action.

شاعر براہ راست زبان اور مضبوط لہجے کے ذریعے فوری ضرورت کا اظہار کرتا ہے۔ الفاظ جیسے "آزادی آج نہیں آئے گی" اور "نہ سمجھوتے سے، نہ خوف سے" ظاہر کرتے ہیں کہ انتظار کوئی انتخاب نہیں۔ شاعر کا ماننا ہے کہ آزادی کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا یا آہستہ آہستہ حاصل نہیں کی جا سکتی۔ وہ "اب" اور "آج" جیسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جو آزادی کے مطالبے کی فوری ضرورت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ فوری ضرورت نظم کے جذباتی اثر کو شدید کرتی ہے اور فوری عمل کی درخواست کرتی ہے۔

3. **What does the metaphor "Freedom is a strong seed" signify?** "آزادی ایک مضبوط بیج ہے" استعارہ کیا ظاہر کرتا ہے؟

Ans. The metaphor represents the idea that freedom is something that must be nurtured and cultivated.

stepacademyofficial.com

Just as a seed grows into something powerful and life-changing, freedom can create a better, more just world when it is planted and allowed to grow. It suggests that freedom has the potential for growth and change. It also conveys the idea that freedom, like a seed, requires time and care, but it is strong and resilient. The metaphor reinforces the idea that freedom is a necessary and powerful force in society.

یہ استعارہ اس خیال کو ظاہر کرتا ہے کہ آزادی ایک ایسی چیز ہے جسے پروان چڑھانے اور پرورش دینے کی ضرورت ہے۔ جیسے ایک بیج طاقتور اور زندگی بدل دینے والی چیز بنتا ہے، ویسے ہی آزادی بھی ایک بہتر اور منصفانہ دنیا تخلیق کر سکتی ہے جب اسے بویا جاتا ہے اور بڑھنے دیا جاتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ آزادی میں ترقی اور تبدیلی کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ استعارہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ آزادی، بیج کی طرح وقت اور دیکھ بھال مانگتی ہے لیکن یہ مضبوط اور لچک دار ہوتی ہے۔ یہ استعارہ تقویت دیتا ہے کہ آزادی معاشرے کے لیے ایک ضروری اور طاقت ور قوت ہے۔

4. **Why does the poet reject the idea of waiting for freedom?** **شاعر آزادی کے انتظار کے خیال کو کیوں مسترد کرتا ہے؟**

Ans. The poet rejects the idea of waiting for freedom because he believes that freedom is a right that should be experienced immediately, not in the distant future. He criticizes those who suggest waiting for freedom, as they deny people their basic rights in the present. The poet feels that waiting for "tomorrow's bread" is a false promise that only prolongs suffering. Freedom, for the poet, cannot be delayed or postponed indefinitely. He demands that people live with freedom now, not as a distant hope for the future.

شاعر آزادی کے انتظار کے خیال کو اس لیے مسترد کرتا ہے کیوں کہ اس کا ماننا ہے کہ آزادی ایک ایسا حق ہے جسے فوری طور پر حاصل کیا جانا چاہیے، نہ کہ کسی غیر یقینی مستقبل کے لیے ٹال دیا جائے۔ وہ ان لوگوں پر تنقید کرتا ہے جو آزادی کے لیے انتظار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، کیوں کہ وہ لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھتے ہیں۔ شاعر کے نزدیک "کل کی روٹی" کا انتظار ایک جھوٹا وعدہ ہے جو صرف تکلیف کو طول دیتا ہے۔ شاعر کے نزدیک آزادی کو ملتوی یا موخر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وہ مطالبہ کرتا ہے کہ لوگ آزادی کے ساتھ ابھی جئیں، نہ کہ اسے مستقبل کے لیے ایک دور کی امید سمجھ کر بیٹھ جائیں۔

5. **How does the poet assertion "I live here too" contribute to the poem's message?**

شاعر کا یہ بیان کہ "میں بھی یہاں رہتا ہوں" نظم کے پیغام میں کس طرح اضافہ کرتا ہے؟

Ans. The assertion highlights the poet claim to equality and his right to freedom, just like anyone else. This statement emphasizes that the poet is just as deserving of freedom as others. It underscores the idea that freedom is universal, and no one should be excluded from it. By asserting his presence and rights, the poet reinforces the message that freedom is not something to be earned, but something everyone is entitled to. It strengthens the idea of shared humanity and collective struggle for freedom.

یہ بیان شاعر کے مساوات کے حق اور دوسروں کی طرح آزادی کے مستحق ہونے پر زور دیتا ہے۔ یہ جملہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ شاعر بھی اتنا ہی آزادی کا حق رکھتا ہے جتنا کوئی اور۔ یہ اس بنیادی خیال کو مضبوط کرتا ہے کہ آزادی ایک عالمگیر حق ہے جس سے کسی کو محروم نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اپنی موجودگی اور حقوق کا دعویٰ کرتے ہوئے، شاعر یہ پیغام دیتا ہے کہ آزادی کوئی ایسی چیز نہیں جسے حاصل کرنا پڑے، بل کہ یہ ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ یہ بیان مشترکہ انسانیت اور آزادی کی اجتماعی جدوجہد کے تصور کو مزید تقویت دیتا ہے۔

6. **In what ways does the poem reflect the historical context of African American struggles?**

یہ نظم افریقی امریکی جدوجہد کے تاریخی تناظر کو کیسے ظاہر کرتی ہے؟

Ans. The poem reflects the historical context of African American struggles by highlighting the demand for equality and freedom. During Hughes' time, African Americans faced segregation, oppression, and denial of their basic civil rights. The poem calls for immediate action to address these injustices, reflecting the urgency felt by many in the African American community. Hughes, as a prominent figure in the Harlem Renaissance, used his work to give voice to the frustrations and struggles of Black Americans. The poem's emphasis on the need for immediate action also mirrors the growing civil rights movement.

یہ نظم افریقی امریکیوں کی مساوات اور آزادی کی جدوجہد کے تاریخی تناظر کو اجاگر کرتی ہے۔ ہیوز کے دور میں افریقی امریکیوں کو علیحدگی، ظلم کا سامنا ہوا اور بنیادی شہری حقوق سے محروم رکھا گیا۔ نظم میں ان ناانصافیوں کے فوری تدارک کا مطالبہ کیا گیا ہے، جو افریقی امریکی برادری کی فوری ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔

stepacademyofficial.com

ہارلم رینیسانس کے اہم شاعر کی حیثیت سے ہیوز نے اپنی تحریروں کے ذریعے سیاہ فام امریکیوں کی مایوسیوں اور جدوجہد کو آواز دی۔ نظم کا فوری عمل پر زور شہری حقوق کی تحریک کی عکاسی بھی کرتا ہے۔

7. How does Langston Hughes use repetition to emphasize his points in the poem?

لینگسٹن ہیوز تکرار کے ذریعے اپنے نکات کو کیسے نمایاں کرتا ہے؟

Ans. Hughes uses repetition to reinforce key ideas and intensify the emotional impact of the poem. The word "freedom" is repeated several times throughout the poem, underscoring the poet demand for it. This repetition creates a rhythmic force that mimics the urgency and insistence with which the poet demands freedom. Repetition also highlights the unyielding nature of the poet desire for freedom, making it clear that it is not something to be delayed or compromised. It also serves to focus the reader's attention on the importance of the word "freedom."

ہیوز تکرار کے ذریعے اہم خیالات کو مضبوط اور جذباتی اثر کو شدید کرتا ہے۔ لفظ ''آزادی'' کو پوری نظم میں بار بار دہرایا گیا ہے، جو شاعر کے مطالبے کی تاکید کرتا ہے۔ یہ تکرار ایک تال پیدا کرتی ہے جو شاعر کے آزادی کے فوری مطالبے کی عجلت کو ظاہر کرتی ہے۔ تکرار شاعر کی مضبوط آزادی کی خواہش کی نوعیت اور عزم کو بھی واضح کرتی ہے کہ آزادی کو ملتوی یا اس پر سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ قاری کی توجہ آزادی کی اہمیت پر مرکوز کرنے کا کام بھی کرتی ہے۔

8. What is the significance of the line "I do not need my freedom when I'm dead"?

سطر "میں اپنی آزادی نہیں چاہتا جب میں مر چکا ہوں" کی کیا اہمیت ہے؟

Ans. This line signifies the urgency of the poet demand for freedom in the present, rather than as a distant promise for the future. The poet rejects the idea of delayed freedom, as he does not wish to live without experiencing freedom in his lifetime. It reflects the frustration of people who have been denied their rights for too long. The line suggests that freedom is something that should be enjoyed in life, not something to wait for after death.

یہ سطر شاعر کے آزادی کے فوری مطالبے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے جو مستقبل کے وعدے کے برعکس ہے۔ شاعر مستقبل کی آزادی کے وعدوں کو مسترد کرتا ہے کیوں کہ وہ اپنی زندگی میں ہی آزادی کا تجربہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی مایوسی کو ظاہر کرتی ہے جنھیں طویل عرصے سے ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہ سطر واضح کرتی ہے کہ آزادی زندگی کا لازمی حصہ ہے، نہ کہ موت کے بعد کا کوئی وعدہ۔

9. How does the poem challenge passive attitudes toward social change?

یہ نظم سماجی تبدیلی کے لیے غیر فعال رویوں کو کیسے للکارتی ہے؟

Ans. The poem challenges passive attitudes by rejecting the idea of waiting for freedom or accepting compromise. Hughes suggests that freedom will not come through inaction, fear, or gradual change. The poet demands immediate freedom and does not accept that it will come through slow, peaceful negotiations. This active stance contrasts with those who are willing to wait for better days or accept lower conditions. The poem urges people to take action now and not be passive in the fight for freedom.

نظم غیر فعال رویوں کو مسترد کرتی ہے جو آزادی کے انتظار یا سمجھوتے کو قبول کرتے ہیں۔ ہیوز واضح کرتا ہے کہ آزادی خوف یا آہستہ تبدیلی سے نہیں آئے گی۔ شاعر فوری آزادی کا مطالبہ کرتا ہے اور اس بات کو مسترد کرتا ہے کہ یہ آہستہ اور پرامن مذاکرات سے مل سکتی ہے۔ یہ فعال موقف ان لوگوں کے برعکس ہے جو بہتر دنوں کا انتظار کرتے ہیں یا کم تر پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ نظم لوگوں کو فوری عمل پر ابھارتی ہے اور کہتی ہے کہ آزادی کی لڑائی میں غیر فعال نہ ہوں۔

10. What role does the imagery of "tomorrow's bread" play in conveying the poem's message?

''کل کی روٹی'' کی علامت نظم کے پیغام کو کیسے واضح کرتی ہے؟

Ans. This imagery represents the false hope of a future freedom that may never come. It suggests that waiting for freedom is like waiting for food that may not arrive. This imagery serves to emphasize the idea that people should not live on promises of future freedom, but should demand it now. The image of food also highlights the basic human need for freedom, as essential as sustenance.

یہ علامت مستقبل کی آزادی کے جھوٹے وعدوں کو ظاہر کرتی ہے جو کبھی پورے نہیں ہوتے ہیں۔ یہ بتاتی ہے کہ آزادی کا انتظار روٹی کے انتظار کی طرح ہے جو شاید کبھی نہ ملے۔ یہ علامت واضح کرتی ہے کہ لوگوں کو مستقبل کے وعدوں پر نہیں بل کہ فوری آزادی پر اصرار کرنا چاہیے۔ یہ خوراک کی علامت آزادی کو انسانی ضرورت کے طور پر پیش کرتی ہے۔

stepacademyofficial.com

11. What does the phrase "freedom is a strong seed" suggest about the potential of freedom?

"آزادی ایک مضبوط بیج ہے" جملہ آزادی کی صلاحیت کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

Ans. The phrase suggests that freedom, like a seed, has the potential to grow and bring about change. Just as a seed can transform into something powerful, freedom can lead to a better future when it is allowed to flourish. It emphasizes that freedom is not passive but requires nurturing and care to thrive. The seed metaphor also symbolizes hope, as seeds have the potential for growth and progress. Overall, it suggests that freedom has great power and potential for transformation.

یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی میں ترقی اور تبدیلی کی صلاحیت ہے۔ جیسے بیج سے طاقتور درخت نکلتا ہے، ویسے ہی آزادی بہتر مستقبل کی بنیاد رکھ سکتی ہے اگر اسے پھلنے پھولنے دیا جائے۔ یہ زور دیتا ہے کہ آزادی غیر فعال نہیں ہوتی بل کہ اس کو پرورش کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیج کا استعارہ امید اور ترقی کی نمائندگی کرتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ آزادی کو ایک طاقت ور تبدیلی کے طور پر پیش کرتا ہے۔

12. How does the poet view the concept of compromise in achieving freedom?

شاعر آزادی حاصل کرنے میں سمجھوتے کو کیسے دیکھتا ہے؟

Ans. The poet views compromise as an ineffective and inadequate way to achieve freedom. He believes that freedom cannot be achieved by giving up or negotiating on basic human rights. The use of the word "compromise" suggests that those who compromise on freedom are not taking a firm stance in securing it. The speaker rejects the notion that freedom can be gained through passive negotiations or waiting. He insists that freedom must be demanded now, without compromise.

شاعر سمجھوتے کو آزادی حاصل کرنے کا ناکام ذریعہ سمجھتا ہے۔ وہ مانتا ہے کہ بنیادی حقوق سمجھوتہ کرنے یا ہار ماننے سے نہیں حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ لفظ "سمجھوتے" کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ جو لوگ آزادی پر سمجھوتہ کرتے ہیں وہ اسے حاصل کرنے کیلئے ٹھوس مطالبہ نہیں کرتے ہیں۔ مقرر اس بات کی نفی کرتا ہے کہ آزادی کو غیر فعال گفت گو یا انتظار سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ بغیر کسی سمجھوتے کے آزادی فوری طلب کی جانی چاہیے۔

13. How does the poet convey a sense of frustration regarding the delay of freedom?

نظم آزادی میں تاخیر کے بارے میں مایوسی کو کیسے ظاہر کرتی ہے؟

Ans. The poet conveys a sense of frustration through its direct and urgent language. The poet repeatedly emphasizes that freedom will not come through fear or compromise. His frustration is evident in the lines that critique passive attitudes, like "let things take their course," and in the rejection of future promises. The strong, assertive language reflects the speaker's dissatisfaction with the delay of freedom and the inaction of others. The urgency in his voice underscores the emotional intensity of the struggle.

نظم براہ راست اور فوری زبان کے ذریعے مایوسی کو ظاہر کرتی ہے۔ شاعر بار بار واضح کرتا ہے کہ آزادی خوف یا سمجھوتے سے نہیں آئے گی۔ اس کا غصہ ان سطور سے ظاہر ہوتا ہے جو غیر فعال رویوں پر تنقید کرتا ہے جیسے "چیزوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو" اور مستقبل کے وعدوں کو مسترد کرو۔ مضبوط اور پر اثر زبان کا استعمال شاعر کی آزادی میں تاخیر اور دوسرے لوگوں کا عملی طور پر حصہ نہ لینے پر مایوسی کا اظہار کرتی ہے۔ یہ جذباتی لہجہ جدوجہد کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔

14. Why does the speaker feel that freedom should not be postponed?

شاعر کیوں سمجھتا ہے کہ آزادی کو ملتوی نہیں کیا جانا چاہیے؟

Ans. The poet feels that freedom should not be postponed because he believes that it is a fundamental right that should be enjoyed in the present. He rejects the idea of waiting for a better time, as freedom is necessary for living a full life. Delaying freedom is equivalent to denying people their basic human dignity. He insists that the fight for freedom is urgent and must happen now.

شاعر کا ماننا ہے کہ "آزادی" کو ملتوی نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ یہ ایک بنیادی حق ہے جو ابھی حاصل ہونا چاہیے۔ وہ مستقبل کے بہتر وقت کا انتظار کرنے کو غلط سمجھتا ہے۔ کیوں کہ آزادی زندہ لوگوں کے لیے ضروری ہے اس کے نزدیک آزادی میں تاخیر انسانی وقار سے انکار ہے۔ وہ واضح کرتا ہے کہ آزادی کی جدوجہد فوری طور پر ہونی چاہیے۔

stepacademyofficial.com

15. How does the speaker's desire for freedom contrast with those who advocate for gradual change?
شاعر کی فوری آزادی کی خواہش آہستہ تبدیلی کے حامیوں سے کیسے مختلف ہے؟

Ans. The poet desire for immediate freedom contrasts with those who advocate for gradual change, as he believes waiting for freedom is unacceptable. While some people may think that change can come slowly or over time, the speaker insists that immediate action is required. He is critical of those who accept temporary solutions or promises of future freedom. The urgency in his voice challenges the complacency of those who believe in gradual reform. This stark contrast emphasizes the speaker's impatience and the necessity for prompt action.

شاعر کا فوری مطالبہ ان لوگوں سے بالکل مختلف ہے جو آہستہ تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں کیوں کہ اس کا یقین ہے کہ آزادی کا انتظار نا قابل قبول ہے جب کہ کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ آزادی آہستہ آہستہ حاصل ہو سکتی ہے لیکن مقرر اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ یہ ایک فوری اور ضروری عمل ہے وہ ان لوگوں پر تنقید کرتا ہے جو عارضی حل کو قبول کر لیتے ہیں یا آزادی کے مستقبل وعدوں کے اوپر یقین رکھتے ہیں۔ اس کی ہنگامی آواز ان مسائل اور لوگوں کی بات کو للکارتی ہے جو تدریجی اصلاح پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تضاد فوری عمل کی ضرورت کو واضح کرتا ہے۔

16. How does the poet strong emotional tone influence the reader's understanding of his desire for freedom?
شاعر کے جذباتی لہجے کا قاری کی آزادی کی خواہش کی تفہیم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

Ans. The poet strong emotional tone amplifies the urgency of his desire for freedom. The forceful language conveys a sense of impatience and frustration with the delay of freedom. By using intense and direct language, the speaker urges the reader to recognize the importance of immediate action. This emotional tone pulls the reader into the poet struggle, making the poem more impactful. It conveys the speaker's deep dissatisfaction with the lack of progress.

شاعر کا جذباتی لہجہ اس کی آزادی کی خواہش کی فوری ضرورت کو بڑھاتا ہے۔ طاقت ور زبان کا استعمال آزادی میں تاخیر کی بے صبری اور مایوسی کا اظہار کرتی ہے۔ پُر زور اور براہ راست زبان کا استعمال کرتے ہوئے شاعر قاری کو آزادی کی اہمیت اور فوری عمل پر زور دیتا ہے۔ پر جوش لہجہ قاری کو شاعر کی جدوجہد سے جوڑتا ہے جس سے نظم زیادہ پر اثر ہوتی ہے۔ یہ لہجہ شاعر کے آزادی کے آگے بڑھنے کے عمل کے رکنے سے مایوسی کا اظہار کرتا ہے۔

17. What does the poet assertion that he "lives here too" suggest about the inclusivity of freedom?
"میں بھی یہاں رہتا ہوں" کا بیان آزادی کے عالمگیر ہونے کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

Ans. The poet assertion suggests that freedom should be for everyone, without exception. By stating that he has the same right to freedom as anyone else, he challenges the idea that some people are more deserving than others. It affirms the universality of freedom, suggesting that it is a right for all human beings. This inclusivity reflects the poet's belief in equal rights and justice. It emphasizes that freedom is not a privilege to be earned, but a basic human right.

یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ آزادی بغیر کسی استثنیٰ کے سب کا حق ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ بھی آزادی کا اتنا ہی حق رکھتا ہے جتنا کوئی اور رکھتا ہے۔ وہ اس خیال پر سوال اٹھاتا ہے کہ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ عالمگیر آزادی کے خیال کو مضبوط بناتا ہے کہ یہ تمام انسانوں کا حق ہے۔ یہ شاعر کے مساوات اور انصاف پر یقین کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ آزادی ایک ایسا حق نہیں جسے حاصل کیا جائے بل کہ بنیادی انسانی ضرورت ہے۔

—— *** ——

stepacademyofficial.com